فجاء محمد بشیراً نذیراً

فصلوا علیہ کثیراً کثیراً

انکشافِ حق

تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین، زبدۃ العارفین، سراج مشتاقانِ اولیا

حضرت خواجہ محمد معروف کرخی مدظلہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ چشتیہ سہروردیہ قادریہ کرخیہ

چک ۱۱ ڈبلیو بی، وہاڑی شریف

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نُورٌ عَلیٰ نُورٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُورِهٖ مَنْ یَّشَاءُ پ ۱۸ ع ۱۲ سورۃ النور

ہست ایک تصنیف نوری از کرخی با حضور

غرق فی التوحید شد نورٌ علیٰ نور

انکشاف حق

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین سرتاج مشتاقانِ اولیاء

حضرت خواجہ محمد معروف کرخی مدظلہ

آستانہ عالیہ نقشبندیہ، چشتیہ، سہروردیہ، قادریہ، کرخیہ

چک نمبر ۱۱ ڈبلیو۔ بی۔ وہاڑی شریف

Marfat.com
Marfat.com

اللّٰهُ

Marfat.com
Marfat.com

Marfat.com
Marfat.com

84472

ضابطہ

جملہ حقوق محفوظ ہیں،

نام کتاب :- "انکشاف حق"
مصنف :- حضرت خواجہ محمد معروف کرخی مدظلہ
ترتیب و تکمیل :- ابن کلیم احسن نظامی خطاط ہفت قلم
ناشر :- کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان
تاریخ طباعت :- ۱۰ جمادی الاول ۱۴۰۹ھ
بار اوّل - تعداد ۵۰۰
کتابت تلمیذ ابن کلیم، محمد جمال محسن صدر گل رعنا ادبی سوسائٹی

Marfat.com
Marfat.com

دیباچہ

اس تصنیف میں حضرت خواجہ محمد معروف کرخی نے ازل سے لیکر ابد تک کو قرآن اور حدیث کی روشنی میں اس طرح واضح کیا ہے کہ ہر طالب حق اس کو غور سے پڑھنے سے نہ صرف اہل ذوق میں شامل ہوگا. بلکہ وہ فنا فی اللہ بقا باللہ غرق فی التوحید ہو جائے گا حضرت صاحب نے اس کتاب میں عالم ہاہوت سے عالم ناسوت تک ہر مقام کو قرآنی دلائل سے مرحلہ وار ثابت کیا ہے.

مقام مصنف،، در دریائے ملکوت ہمائے اوج لاہوت، شمس العارفین قدوۃ السالکین شیخ المشائخ فنا فی اللہ. بقا باللہ فیض یاب از سلاسل قادری. نقشبندی، سہروردی، چشتی ہیں. جنہوں نے تصوف پر بہت سا کلام لکھا اور مجالسِ خاص کے موقع پر احباب وعقیدتمندوں کے گوش گزار کرتے رہے. جس کو توحید کے پروانوں اور تشنگان چشمۂ معرفت نے اپنے قلوب میں جگہ دیتے ہوئے حضور پرنور سے اس بیش بہا دولت کلام کو کتابی شکل میں دیگر عام وخاص کو فیض یاب کرنے کی خواہش ظاہر کی تاکہ ہر طالب حق اس نعمت عظمٰی سے اپنے قلب کو سیراب کر سکے. اس مجموعہ کلام کی اشاعت کے لئے خلیفہ اعظم حضرت صوفی بشیر احمد صاحب ایم. اے سیاسیات ایم. ایڈ لیکچرار اور حضرت صوفی محمد اشرف صاحب پروفیسر ایم کام نے بردئے سرکار حضرت خواجہ محمد معروف کرخی لب کشائی کی جسکی تائید حضرت صوفی محمد اشرف صاحب بی. اے

Marfat.com
Marfat.com

(چیئرمین) حضرت صوفی علی اصغر ڈوگر ایڈووکیٹ. حضرت صوفی ہارون الرشید ایم. اے معاشیات میجر صاحب۔ ممتاز صحافی حضرت محمد اقبال تسنیم صاحب حضرت صوفی محمد رمضان بی. اے کیپٹن صاحب. حضرت صوفی ظہرالدین صاحب ایف. ایس. سی. سٹینو ڈی. سی آفس وہاڑی شریف. حضرت صوفی محمد شریف صاحب ریٹائر مجسٹریٹ درجہ اوّل ودیگر سنگیوں نے نہایت عجز وانکساری سے کی جو حضرت صاحب کو منظور ہوئی۔

بعدازاں حضرت صوفی الطاف حسین حالی صاحب بی. اے ٹیچر برائے سدھو نے اپنا فن خوشنویسی استعمال کر کے کلام کو یکجا کیا۔ اور حضرت صوفی عنایت علی صاحب۔ حضرت صوفی عباس علی شاہ صاحب اور حضرت صوفی یعقوب احمد صاحب تحصیلدار وہاڑی اور چند دیگر احباب نے چھپوانے کی گراں ذمہ داری اٹھا کر شرف عظیم حاصل کیا، اس طرح پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔

Marfat.com
Marfat.com

رباعی

اک مست الست نوں ویکھیا میں تاڑی لا کے الکھ جگائی بیٹھا
کر کے صفت موصوف نوں اک جگہ نقشہ دوہاں دا اک بنائی بیٹھا
واجد وچ وجود دے صحیح کر کے صورت اپنی خوب پکائی بیٹھا
کرتخی عاماں دی اکھ نہیں ویکھ سکدی لے کے بغل دے وچ خدائی بیٹھا

Marfat.com
Marfat.com

بَلَغَ الْعُلیٰ بِکَمَالِہٖ

کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِہٖ

حَسُنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِہٖ

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ

Marfat.com
Marfat.com

یا صاحبِ الجمال و یا سیّد البشر

من وجہک المنیر لقد نُور القمر

لا یمکن الثناء کما کان حقہ

بعد از خدا بزرگ توئی قصّہ مختصر

Marfat.com
Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
مقصد (باب اول)	۱۱
ارکان خمسہ (باب دوم)	۲۵
مراقبہ (باب سوم)	۳۴
راہ سلوک میں اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کے طریقے (باب چہارم)	۳۷
کشف کے عمل (باب پنجم)	۴۲
ذکر بمطابق نقشہ (باب ششم)	۴۴
ذکر کی دو اقسام (باب ہفتم)	۴۸
اول۔ طریقہ تصور	
دوم۔ طریقہ دعوت	
پتہ کی بات (باب ہشتم)	۵۲
انسان کامل (باب نہم)	۵۴

عنوان	صفحہ نمبر
حقیقت روح (باب دہم)	۵۷
عمل حضوری روح	۵۹
ولایت یا نبوت ازلی ہوتی ہے۔	۶۱
ترتیب کائنات باب ۱۳	۶۵
طریقہ بیعت	۶۸
چہل کاف۔ غوث اعظمؒ	۷۱
مندرہ حضرت علیؓ باب ۱۶	۷۳
منقبت —	۷۶
دعوت حق —	۷۷
سی حرفی —	۸۱
ختم خواجگان۔	۹۵
شجرہ شریف	۹۷
معرفت محمدؐ	۱۰۲
دعا	۱۰۵
نماز قائم کرو	۱۰۷
اسم محمد	۱۱۱

Marfat.com
Marfat.com

بابِ اوّل مقصد

(خدا تک پہنچنے کا راستہ بذریعہ روح)

عمل:۔ اس ضمن میں خدا تک پہنچنے کیلئے دو طریقے بیان کئے جائیں گے۔

۱:۔ ازل سے ابد تک۔

۲:۔ ابد سے ازل تک۔

یعنی اللہ سے شروع کر کے بندے تک اور بندے سے شروع کر کے اللہ تک۔

وَیَمۡحُ اللّٰہُ الۡبَاطِلَ وَیُحِقُّ الۡحَقَّ بِکَلِمٰتِہٖ ط

ترجمہ:۔ مٹا دیتا ہے اللہ جھوٹ کو اور ثابت کرتا ہے حق کو ساتھ باتوں اپنی کے ط

۲۴/۴۲ سورۃ شوریٰ

اب ہم نے خدا کے بتائے ہوئے طریقے سے خدا تک پہنچنا ہے۔ جو کہ انسان کا اصل مقصد ہے۔ لہٰذا ارشاد خداوندی ہے:۔

اِنَّ الَّذِیۡنَ قَالُوۡا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسۡتَقَامُوۡا

ترجمہ:۔ تحقیق وہ لوگ کہ کہا جنہوں نے رب ہمارا اللہ ہے پھر ثابت قدم ہو گئے۔

تَتَنَزَّلُ عَلَیۡہِمُ الۡمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوۡا

اس بات پر اترتے ہیں، اوپر ان کے فرشتے اور وہ یہ کہتے ہیں۔

وَلَا تَحۡزَنُوۡا وَاَبۡشِرُوۡا بِالۡجَنَّۃِ الَّتِیۡ کُنۡتُمۡ تُوۡعَدُوۡنَ ۝

Marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:۔ کہ مت ڈرو اور مت غم کھاؤ، اور خوشخبری سنو اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ ۳۰ ۲ حٰمٓ سجدہ۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُكُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ج۔

ترجمہ:۔ ہم ہیں دوست تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے۔ ۳۱ ۲ حٰمٓ سجدہ

یہ مضمون معرفت کا مضمون ہے جس میں انسان کی مکمل نجات کا عمل درج ہے لیکن اس میں نکتہ دقیق راز عتیق علم بحر عمیق کا ذکر ہے جس کو سوائے کاملین اولیاء اللہ یا انبیاء کے دوسرا نہیں سمجھ سکتا۔ اس مضمون میں کسی دیگر عبادت کا ذکر نہیں ہے اور نہ ہی کسی خاص شخصیت سے منسوب ہے بلکہ یہ عمل بنی نوع انسان کیلئے ہے۔ نکتہ صرف رب ہمارا اللہ ہے کا سمجھنا ہے۔ رب کیا ہے اور اللہ کیا ہے؟ اب پہلے مقام ربوبیت تلاش کرنا ہوگا۔ اور پھر مقام الہٰیت تک پہنچنا ہو گا۔ چونکہ ربوبیت صفت ہے الہٰیت ذات ہے۔ ربوبیت رب ہے الہٰیت اللہ ہے۔ اللہ ذاتی نام ہے اور رب ننانوے ناموں میں سے ایک صفاتی نام ہے، اب صفت نے اپنی ذات میں گم ہونا ہے۔ لہٰذا ارشاد خداوندی ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ج

ترجمہ تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں طرف رب تمہارے سے۔

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ

پس جس نے دیکھ لیا۔ دیکھ لیا ذات اپنی کو اور جو کوئی

عَمِیَ فَعَلَیْهَا ط

Marfat.com
Marfat.com

ترجمہ۔ اندھا رہا پس اوپر ذات اپنی کے۔ "

اس مضمون سے اشارہ ہوا کہ انسان کو اپنی ذات کا پتہ کرنا چاہیئے کہ انسان خود کیا ہے۔ لہٰذا اب اسے اس مضمون کی ضرورت پیش آئی جس میں انسان کی تخلیق کا ذکر ہے

لہٰذا ارشاد خداوندی ہے!

وَاِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ

ترجمہ:" اور البتہ تحقیق پیدا کیا ہم نے آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی۔

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ o وَخَلَقَ الْجَآنَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ o

کیچڑ سڑے ہوئے سے اور جان کو یعنی روح کو پیدا کیا ہم نے پہلے اس سے یعنی انسان سے آگ شعلہ والی سے" ۲۷/۱۵۔

وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَةِ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا۔

ترجمہ:" اور جب کہا رب تیرے نے واسطے فرشتوں کے تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں۔

مِّنْ صَلْصَالٍ حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ o

آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے"، ۲۸/۱۵

فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ۔

" اور جب درست کر لوں میں اس کو اور پھونک دوں بیچ اس کے روح اپنی

فَقَعُوْا لَهٗ سٰجِدِیْنَ o

گر پڑو واسطے اس کے سجدہ میں"، ۲۹/۱۵۔

اس مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ انسانی تخلیق دو صورتوں پر مشتمل ہے بشر یعنی بدن اور روح اب بدن اور روح کی معرفت کرنی ہے کہ بدن کیا ہے اور روح

Marfat.com
Marfat.com

کیا ہے؟ بدن کا پتہ چلا کہ بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑے ہوئے سے ہے، اور روح کی معرفت کرنی ہے۔ ارشادِ خداوندی ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ؕ قُلِ

ترجمہ:" اور سوال کرتے ہیں تجھ کو روح کیا ہے ؕ کہہ روح میرے رب کا امر ہے۔

الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ

یعنی حکم ربی یعنی میرا روح ہی میرا رب ہے" ۸۵ بنی اسرائیل۔

اب انسان کو اپنی حقیقت کا پتہ چلا کہ اصل میں انسان روح کا نام ہے چونکہ بدن میں گفت و شنید کرنے والی چیز روح ہے، روح کے بغیر وجود بے کار ہے۔ اب روح رب ثابت ہوا۔ اس لیے روح کی اطاعت ہی خدا کی اطاعت ہے، پس وہ مضمون ثابت ہو گیا کہ کہا جس نے رب ہمارا اللہ ہے یعنی روح اللہ کا غیر نہ ہے اسی سمندر کا قطرہ ہے جب اس قطرے کو واپس سمندر میں پھینک دیا تو انسان اپنی معراج کو پہنچ گیا۔ یہی اس کا مقصد تھا۔ اب اس پر نہ خوف ہے نہ غم ہے، اور اس مقام پر پہنچ کر یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت میں داخل ہو گیا۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے۔

اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ

ترجمہ۔ یہ لوگ کہ لکھ دیا ہے اللہ نے بیچ دلوں ان کے ایمان یعنی اللہ۔ اور

اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ

قوت دی ہے ان کو ساتھ روح کے اپنی طرف سے ؕ اور داخل کرے گا

تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ

ان کو جنت میں کہ چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے

Marfat.com
Marfat.com

عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ط

ترجمہ۔ والے ہیں بیچ اس کے، راضی ہوا اللہ ان سے اور راضی ہوئے وہ

اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ

اس سے۔ یہ لوگ ہیں گروہ اللہ کے یعنی اللہ کی جماعت۔ خبردار ہو۔

اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○

تحقیق گروہ اللہ کے وہی ہیں فلاح پانیوالے" ۲۲/۵۸۔

پس ثابت ہوا کہ جو روح میں پہنچا وہ اللہ میں پہنچا اور جو اللہ میں پہنچا وہ اللہ کا دوست ہوا تو اس پر ارشاد خداوندی ہے:۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ۔

ترجمہ: "خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہیں اوپر ان کے خوف اور نہ وہ کبھی غمگین ہوں گے" ۶۳/۱۰۔

ایسے واصل حق شخص کی پیروی کا حکم خود خدا نے بموجب آیت میں ارشاد فرمایا:۔

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ط اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ

ترجمہ: کیا پس وہ شخص کہ راہ دکھاتا ہے طرف حق کے بہت لائق ہے اس

اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ○

بات کا کہ پیروی کی جائے اس کی۔ یا وہ شخص کہ آپ ہی نہیں راہ پاتا مگر یہ کہ راہ بتاتا ہے" ۳۵/۱۰۔

یہ مقام مقام فناء فی اللہ ہے اور یہی بقاء باللہ ہے۔ اور یہی پس جب فقر مکمل پس اللہ ہے۔ اسی مقام پر پہنچ کر مولانا روم فرماتے ہیں ؎

Marfat.com
Marfat.com

پیر کامل صورت ظلِّ اِلٰہ
یعنی دید پیر دید کبریا

اور اسی مقام پر یوں بھی فرماتے ہیں۔ ؎

قطرۂ جاں کو فدا کر بحر جاں
تا کہ ہو تو بحر بے حد و کراں

یہ ہے طریقہ اول، ازل سے ابد تک کی رسائی بذریعہ روح۔
طریقہ دوم:۔ ابد سے ازل تک پہنچنے کا۔
انسان کی استدعا یعنی مقصد یہ ہے۔
اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ ۙ
ترجمہ:۔ "دکھا ہم کو راہ سیدھی" ۵ سورۃ فاتحہ
سیدھی راہ کیا ہے؟ خود خدا نے فرمایا ہے:۔
قُلۡ اِنَّ ھُدَی اللّٰہِ ھُوَ الۡھُدٰی ؕ۔
ترجمہ:۔ "کہہ تحقیق راہ اللہ کی۔ وہی ہے راہ ؕ ۱۴/۲ سورۃ بقرہ۔
اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ راہ سے مراد اللہ ہے۔ یعنی جس کو اللہ مل گیا اس کو راہ مل گئی۔ اور ارشادِ خداوندی یوں بھی ہے:۔
وَاعۡتَصِمُوۡا بِحَبۡلِ اللّٰہِ جَمِیۡعًا وَّلَا تَفَرَّقُوۡا ۪ وَاذۡکُرُوۡا
ترجمہ:۔ "اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے اور مت متفرق ہو۔ اور
نِعۡمَتَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ کُنۡتُمۡ اَعۡدَآءً فَاَلَّفَ بَیۡنَ
یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر تمہارے جب تھے تم دشمن پس الفت ڈالی۔

Marfat.com
Marfat.com

قُلُوبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا ج

درمیان دلوں تمہارے کے۔ پس ہوگئے تم ساتھ نعمت اس کی کے بھائی بھائی۔ ۱۰۳/۳

اس آیت سے پتہ چلا کہ اللہ تک رسائی ممکن ہے۔ جو لوگ اس آیت کے الٹا ہیں، وہ راہ خدا میں محجوب ہیں، جب کہ دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے:۔

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ط

ترجمہ:۔ اور جب سوال کریں تجھ کو یعنی نبی کو میرے بندے میرے متعلق

اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

پس تحقیق قریب ہوں، جواب دیتا ہوں پکارنے کا پکارنے والے کو جب وہ پکارتا ہے مجھ کو۔ ۱۸۶/۲

اس آیت سے صاف ظاہر ہوا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے متکلم ہوتا ہے اور اس آیت سے یہ بھی پتہ چلا کہ اللہ تعالےٰ کو جو آدمی بھی پکارے اس کی پکار کا جواب ملے گا۔ کسی ولی یا نبی کیلئے مخصوص نہیں ہے۔ لیکن جیسا کہ اوپر والی آیت میں فرمایا۔ یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے۔ اب انسان پر اللہ کی نعمت سوائے روح کے نہیں ہے بموجب ارشادِ خداوندی!

قَدْ جَآءَكُمْ بَصَآئِرُ مِنْ رَّبِّكُمْ ج فَمَنْ

ترجمہ:۔ تحقیق آئی ہیں تمہارے پاس دلیلیں رب تمہارے سے۔ پس جس

اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ط۔

نے دیکھ لیا۔ پس واسطے جان اپنی کے اور جو کوئی اندھا رہا۔ پس اوپر جان اپنی کے۔ ۱۰۴/۶

Marfat.com
Marfat.com

اس آیت سے دلیل یعنی روح ہے۔ یعنی انسان کی جان منجانب اللہ ہے اور یہی اللہ کی دلیل ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

" بَلِ الْاِنْسَانُ عَلٰی نَفْسِهٖ بَصِیْرَةٌ ۙ"

ترجمہ: " بلکہ انسان اوپر جان اپنی کے دلیل ہے " ۲۹/۱۴ قیامۃ

اور دلیل ثبوت ہے پس خدا کی ہستی کا خود انسان ثبوت ہے۔ جو کہ اس آیت سے صاف واضح ہو جاتا ہے۔

اِنِّیْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ صَلْصَالٍ مِّنْ

ترجمہ: " تحقیق پیدا کیا میں نے آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی۔

حَمَاٍ مَّسْنُوْنٍ ۝ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ وَ

کیچڑ سڑے ہوئے سے " ۲۸/۱۵ " اور جب اسے درست کر لیا

نَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ

پھونک دی اس میں روح اپنی " ۲۹/۱۵ سورۃ ھجر۔

یہی وہ نعمت ہے جس کا پیچھے ذکر ہو چکا ہے جس کی بدولت ہر انسان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ چونکہ یہ روح بموجب ارشاد خداوندی۔

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ

ترجمہ: " کہہ روح میرے رب کا امر ہے " ۸۵/۱۷ -

یہی امر ربی بشکل روح ہر انسان میں موجود ہے۔ یہی وحدت ہے ہر وجود یعنی کثرت میں پائی جاتی ہے۔ اس کی پہچان حق کی پہچان ہے۔

حدیث قدسی ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

"جس نے پہچانا ذات اپنی کو پس تحقیق پہچانا اپنے رب کو"

اور یہ روح کی شکل نور ہے۔ اللہ کے نور سے جیسا کہ خود خدا نے فرمایا ہے:

نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ؕ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

ترجمہ: نور ہے اوپر نور کے۔ راہ دکھاتا ہے اللہ طرف نور اپنے کے جس کو چاہتا ہے"۔ $\frac{35}{24}$

یعنی جس کو اللہ ہدایت کرتا ہے تو اس کو اندھیرے سے نکال کر روشنی میں لے آتا ہے۔ یعنی بدن سے نکال کر روح میں لے آتا ہے تو پھر نور صفاتی نور ذاتی کا مشاہدہ کرتا ہے۔ رسول نور اللہ نور کا مشاہدہ کرتا ہے۔ آنے والا بھیجنے والے کا دیدار کرتا ہے۔ اور اس کا دیدار ہی آنے والے کا مقصود تھا اور ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

اَفَمَنْ هُوَ قَآئِمٌ عَلٰی كُلِّ نَفْسٍۭ بِمَا كَسَبَتْ۔

ترجمہ: کیا پس جو شخص کھڑا ہے اوپر ہر روح کے۔ خبردار ہے ساتھ فعل اس کے کے"۔ $\frac{33}{13}$

اس آیت سے آنے والے اور بھیجنے والے کی نسبت کی نشاندہی ہوتی ہے کہ صفت ہر موصوف ہر وقت قائم ہے اور موصوف ہی صفت کی نماز ہے موصوف کی طرف متوجہ ہونا صفت کی نماز ہے۔ اور ہر چیز سے انقطاع کر کے اس کے تصور میں گم رہنا مقصد موصوف ہے۔ اور یہی مومن کی معراج ہے۔ اسی مقام کو اللہ تعالٰے نے یوں ارشاد فرمایا ہے:

Marfat.com
Marfat.com

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ

ترجمہ: "تحقیق وہ لوگ کہا جنہوں نے رب ہمارا اللہ ہے۔ پھر قائم رہے

عَلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِکَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا

اس پر یعنی موصوف پر، اترتے ہیں ان پر فرشتے یعنی نزول

بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ٥

ارواح اور کہتے ہیں یوں کہ مت ڈرو اور مت غم کھاؤ اور خوشخبری سنو اس جنت کی جو تھے تم وعدہ دیئے جاتے" ۳۱/۲۴، ۳۱/۲۴۔

نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَةِ ۚ

"ہم ہیں دوست تمہارے بیچ زندگانی دنیا کے اور بیچ آخرت کے" ۲۴/۲

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ۔

اس آیت سے یعنی "انسان میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں" کا راز کھل گیا کہ صفت بے شک موصوف ہے۔ اور جس وقت صفت اپنے موصوف میں فناہ ہو گئی تو بشکل موصوف بقاء ہو گئی اور بموجب ارشاد خداوندی ہے۔

اُولٰٓئِکَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وَاَیَّدَهُمْ

"یہ لوگ کہ لکھ دیا ہے اللہ نے بیچ دلوں ان کے ایمان اور قوت دی

بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَیُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ

ہے ان کو ساتھ روح کے اپنی طرف سے اور داخل کرے گا، ان کو بہشتوں میں

مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا ؕ

کہ چلتی ہیں نیچے ان کے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں بیچ ان کے راضی ہوا اللہ ان سے

Marfat.com
Marfat.com

رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ

اور راضی ہوئے وہ اس سے، یہ لوگ ہیں گروہ اللہ کے، خبردار ہو تحقیق

حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝

گروہ اللہ کے وہی ہیں فلاح پانیوالے" ۲۲/۵۸

اس آیت میں ثابت ہوا کہ جو لوگ روح میں پہنچ جاتے ہیں وہ اللہ میں پہنچ جاتے ہیں۔ اور جو اللہ میں پہنچ جاتے ہیں وہی صاحب بخشش ہیں۔ تو انہی لوگوں پر یہ بات صادق آتی ہے۔

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ؕ

"خبردار ہو تحقیق دوست اللہ کے نہیں ڈر اوپر ان کے اور نہ وہ کبھی غمگین ہونگے" ۶۲/۱۰

اور ایسے ہی صاحب وصال شخص بموجب ارشادِ خداوندی رہبری کے قابل ہوتے ہیں۔

قُلِ اللّٰهُ يَهْدِيْ لِلْحَقِّ ؕ اَفَمَنْ يَّهْدِيْٓ اِلَى الْحَقِّ

"کیا پس وہ شخص راہ دکھاتا ہے طرف حق کے بہت لائق ہے اس بات

اَحَقُّ اَنْ يُّتَّبَعَ اَمَّنْ لَّا يَهِدِّيْٓ اِلَّآ اَنْ يُّهْدٰى ۝

کا کہ پیروی کیا جائے یا وہ شخص کہ آپ ہی نہیں راہ پاتا مگر یہ کہ راہ بتلائے" ۳۵/۱۰

اس میں موسیٰ اور فرعون ابراہیم اور آذر محمدؐ اور ابوجہل کی طرف اشارہ ہے۔ کہ ایک انسان کی فرمانبرداری روا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ خداوندی ہے:۔

فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ؕ ۱۰/۶۹

ترجمہ:۔ "پس نافرمانی کی انہوں نے رسول رب اپنے کی پس پکڑا ان کو پکڑنا سخت۔

Marfat.com
Marfat.com

یعنی جنہوں نے رسول کو رب نہ مانا ان لوگوں پر مصیبتیں عذاب نازل ہوئے، اور روح رسول ہے۔ رسول روح ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

فَاَرْسَلْنَآ اِلَيْهَا رُوْحَنَا۔ ۱۹/۱۶ مریم

ترجمہ: پس بھیجا ہم نے طرف اس کی روح اپنی کو۔

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ق ۱۹/۱۹ مریم

ترجمہ: کہنے لگا سوائے اس کے نہیں کہ میں رسول ہوں رب تیرے کا

ان آیات سے روح کا رسول ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رسول کا رب ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اور رب کا منجانب اللہ ثابت ہوتا ہے۔ پس صفت بلاشک وشبہ عین موصوف ہے۔ اور صفت کا موصوف تک پہنچنا اس کی معراج ہے۔ یہی مقصد انسانی ہے جیسا کہ مفکر اعظم شاعر مشرق عاشق رسول فرماتے ہیں۔ ؎

یہی مقصود فطرت ہے یہی رمز مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی

بتانِ رنگ وبو کو توڑ کر وحدت میں گم ہوجا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی (اقبال)

اور اسی کی تائید میں ولیٔ کامل غوث زماں بہاوالحق ودین کا ارشاد گرامی ہے۔ کہ روح عالم قدس سے اور قفس عنصری میں مقید ہونے کے سبب اپنی اصل کو بھول چکی ہوئی ہے۔ اس کے ادراک کے آئینہ پر زنگ کی تہیں جمی ہوئی ہیں۔ تجلی کے نور سے جب اس کے زنگ فردہ ادراک کو جلا نصیب ہوتی ہے تو اسے کمالاتِ حق کا عکس یعنی نور یعنی روح اپنے اندر دکھائی دینے لگتا ہے، اس وقت اسے اپنا بھولا ہوا وطن

84472

Marfat.com
Marfat.com

یاد آجاتا ہے۔ اور وہ اپنے اصل کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ کتاب تذکرہ حضرت بہاؤ الدین ذکریا صفحہ نمبر ۲۳۰۔

اور اسی کی تائید میں حضرت ابوسعید ابوالخیرؒ فرماتے ہیں۔ ؎

تا روئے ترا دیدم اے شمع تراز
نے کار کنم نہ روزہ دارم نہ نماز
چوں با تو بوم مجاز من جملہ نماز
چوں بے بوم نماز من جملہ مجاز

(کتاب متذکرہ بالا صفحہ نمبر ۲۳۱)

اسی کی تائید میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی کتاب نظام التوحید میں فرماتے ہیں۔

"تو روح پاک ہے۔ تو خلیفۃ اللہ ہے۔ یہ جسم خیالی واعتباری لباس ہے۔ ایسے لباس تو نے ہزاروں بدل ڈالے ہیں۔ اور ایک دن اسے بھی بدل ڈالے گا۔"

اسی کی تائید میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ فرماتے ہیں۔

"کہ روح میرے رب کا امر ہے کی تفسیر میں یوں ارشاد فرماتے ہیں کہ انسان بہ اعتبار روح حق ہے۔ اور بہ اعتبار جسم خلق ہے۔"

اور اسی کی تائید میں شیخ عبدالقادر جیلانی محبوب سبحانی قطب ربانی تجلی نورانی صورت رحمانی حق کی نشانی یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

"جس کو روح قدسی نظر پڑی اس نے بعینہٖ خدا کو دیکھا۔ یہ مشاہدہ صفاتی

Marfat.com
Marfat.com

ہے کہ روح کو بصفاتِ الٰہیہ متصف دیکھتا ہے اس مشاہدے والے
کو عارف کہتے ہیں۔

اسی کی تائید میں انجیل مقدس میں حضرت عیسیٰ کا فرمان ہے۔

"خدا روح ہے اور ضرور ہے" (یوحنہ کی انجیل صفحہ نمبر ۱۶۳)

اور اسی کا اظہار کرنا اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید و فرقان حمید میں فرمایا ہے۔

وَيُرِيدُ اللّٰهُ اَنْ يُّحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ ۷

ترجمہ۔ اور ارادہ کرتا ہے اللہ یہ کہ ثابت کرے حق کو ساتھ کلام اپنی کے اور کاٹے جڑ کافروں کی۔

دوسری جگہ یوں ارشاد فرماتے ہیں۔

حَتّٰى جَآءَ الْحَقُّ وَظَهَرَ اَمْرُ اللّٰهِ ۝ ۴۸/۹

ترجمہ۔ حتیٰ کہ آیا حق اور ظاہر ہوا امر اللہ کا۔

مگر کچھ ایسے لوگ ہیں جن کے بارے میں ارشادِ خداوندی ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ۴۲/۲

ترجمہ۔ مت ملاؤ حق کو ساتھ باطل کے۔ اور مت چھپاؤ حق کو اور تم جانتے ہو۔

پس باطل کا مٹانا اور حق کا ظاہر کرنا منشاء خداوندی ہے اور منشاء خداوندی کو ہی اپنانے والا کامل انسان ہے۔ یہی ولایت ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

بابِ دوم ارکانِ خمسہ

اول، کلمہ طیب

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

نفی ۔ اثبات ۔ دلیل ۔ نبوت ۔

لَآ اِلٰہَ ۔ مگر اللہ یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی ہوئے نہیں کوئی موجود مگر اللہ ۔ مُحَمَّدٌ ۔ تعریف کیا گیا ۔ رَسُوْل ۔ بھیجا گیا ۔ اَللّٰہ ۔ اللہ یعنی اللہ ہی کی یہ دونوں صفات ہیں ۔ محمدؐ ہونا اور رسول ہونا ۔ پس لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے یہ معنی ہوئے کہ نہیں کوئی موجود مگر اللہ اور صورت ہے اس کی محمدؐ یعنی ثبوت اللہ کا محمدؐ ہے ۔

طیب کی تعریف ۔ طیب بھی پاک ۔ طیب بھی حقیقت ۔ طیب بھی غیر کی نفی طیب صرف اللہ ہے ۔ جو کوئی اس کلمہ کو پڑھتا ہے ، اس کے سامنے سوائے اللہ کے غیر کی نفی ہو جاتی ہے ۔ لہٰذا وہ اللہ سے مل کر اللہ میں فناہ ہو جاتا ہے ۔ اور اپنی غیریت کے بادل کو درمیان سے ہٹا کر فناہ فی اللہ ہو کر طیب یعنی پاک یعنی مسلمان و مومن ہو جاتا ہے ۔ اور اس ذاتِ کبریا کا ہو یعنی چہرہ من بھی دل اللہ کا عکس جمیل اپنے دل میں دیکھتا ہے ۔ اس لئے تو وہ مومن کہلاتا ہے ۔ جس کی یہ شان نہیں نہ اس کا کلمہ درست ہے اور نہ وہ مومن کہلانے کا حق دار ہے ۔ مومن دونوں جہانوں میں سوائے اللہ کے کچھ نہیں دیکھتا ۔ اس لئے مومن کعبہ سے افضل ہے ۔ کعبہ طیب مقام ہے تو مومن اس سے

Marfat.com
Marfat.com

بھی افضل ہے۔ کیونکہ کعبہ میں اللہ کا ذکر ہوتا ہے اور مومن کے دل میں اللہ موجود ہوتا ہے۔
اس لیئے حدیث قدسی ہے :-

مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ فَدَخَلَ الْجَنَّۃَ بِلَا حِسَابٍ وَکِتَابٍ ۔

"جس نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا وہ بغیر حساب کتاب جنت میں داخل ہوا"۔ پس جو کلمہ کی حقیقت سے واقف ہوا وہ دونوں جہان سے واقف ہوا۔ اور جو دونوں جہان سے واقف ہوا۔ وہ فناہ فی الذات ہوا۔ اور جو فناہ فی الذات ہوا۔ وہ تماشۂ کونین اپنے ناخن پر دیکھتا ہے۔ اسی لئے وہ دونوں جہان سے بے نیاز ہو کر شہنشاہ ہو جاتا ہے۔ اور نور الہدیٰ ہو جاتا ہے۔

دوم۔ زکوٰۃ :- زکوٰۃ زکی سے ہے۔ جس کے معنی ہیں پاکیزگی۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ کے معنی ہیں قائم کر یعنی درست کر نماز کو اور ادا کر تو زکوٰۃ کے معنی یہ ہیں کہ اپنی نفی کر اور اللہ کو قائم کر۔ اسلام کے قانون سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اگر کوئی غیر مسلم دس اونٹ اور ہزار من اناج خدا کی راہ میں دے دے۔ مگر مسلمان نہ ہو یعنی اپنا آپ نہ دے تو وہ پاک نہیں ہوتا۔ اور مسلمان نہیں کہلاتا نہ نماز کے زمرہ میں آتا ہے۔ پس اگر وہ کچھ بھی نہ دے مگر اپنی زکوٰۃ دے کر مسلمان ہو جائے وہ مسلمان و مومن کے مراتب پر پہنچ جاتا ہے پس لَا اِلٰہَ زکوٰۃ ہے اور اِلَّا اللّٰہُ نماز ہے۔ جب تک زکوٰۃ ادا نہ ہو نماز قبول نہیں ہوتی۔

سوم۔ نماز :- نماز پنجگانہ میں عرش عظیم سے تحت الثریٰ تک کا نقشہ کھینچا گیا ہے مثلاً کائنات کی ہر چیز بموجب ارشادِ خداوندی :-

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ

Marfat.com
Marfat.com

تَسْبِيحَهُمْ ؕ ۱۷/۴۴ بنی اسرائیل۔

ترجمہ: "اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ تعریف اس کی کے۔ اور لیکن نہیں سمجھتے تم تسبیح ان کی۔"

کائنات کی ہر چیز اللہ کی تسبیح بیان کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ ؕ ۲۴/۴۱ نور

ترجمہ: "ہر ایک تحقیق جانتا ہے نماز اس کی اور تسبیح اس کی۔"

تو اس تسبیح سے مراد یہ نہیں کہ وہ چیز اپنی زبان ناطق سے گویا ہے۔ بلکہ وہ یہ ہے کہ ہر چیز ہر یکٹیکلی طور پہ تسبیح میں کھڑی ہے۔ جیسا کہ سو منکے کی مالا کا نام تسبیح ہے مگر حقیقت میں وہ تسبیح نہیں ہے۔ اس تسبیح کو کسی اور تسبیح کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں وہ تسبیح ہے۔ یعنی ذات ہے جس کا اس تسبیح پہ نام پڑھا جا رہا ہے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

إِنَّ هَٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّتِي هِيَ أَقْوَمُ ۱۷/۹ بنی اسرائیل

ترجمہ: "تحقیق یہ قرآن راہ دکھاتا ہے طرف اس راہ کے جو بہت سیدھا ہے۔"

یعنی اشارہ کا حقیقی معنی مشارٌ الیہ ہے۔ یعنی اسم بامسمّٰی۔ تو اس طرح یہ کائناتی اشیاء منکے ہیں ہیں۔ اور کائنات کی ہر چیز مل کر ایک مکمل مالا بنتی ہے۔ لیکن یہ مالا مولوی ہے۔ اور مالا مطلق کی نشاندہی کر رہی ہے۔ مثلاً ہر چیز نماز پنجگانہ کا کوئی خبر ظاہر کر رہی ہے یعنی پہاڑ التحیات کی شکل میں ہیں تو کچھ درخت رکوع میں ہیں۔ کچھ بوٹیاں زمین پر بچھی ہوئی سجدہ ادا کر رہی ہیں۔ اسی طرح کچھ جمادات قیام کی شکل میں ہیں۔ درختوں پر اور جمادات کی چوٹیوں پر پرندے یعنی روحیں زبان ناطق سے حمد باری تعالیٰ کر رہی ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

یعنی کائنات کی ہر چیز مل کر تسبیح بنتی ہے۔ اس لئے اس تسبیح میں سے کسی منکے یعنی جز کا بھی ذکر کیا جائے تو وہ تسبیح کہلائے گی۔ مثلاً کوئی پتھر کو پوج رہا ہے۔ کوئی درخت کو پوج رہا ہے۔ کوئی ستاروں کو پوج رہا ہے۔ ہر انسان خواہ وہ کسی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والا ہے۔ تسبیح میں مصروف نظر آتا ہے۔ بموجب آیت :۔

"کہہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریقے اپنے کے"

تو اس طرح وہ انسان ایک تو جزوی عبادت کر رہا ہے۔ دوسرا وہ صفاتی یا مولوی عبادت کر رہا ہے۔ یہ تمام طریقے عبادت بعثت محمدی سے پہلے کے ہیں۔ حضورؐ کی بعثت پر چونکہ آپ کامل و اکمل و مکمل اور فوق البشر۔ بعد از خدا ئے بزرگ توئی قصہ مختصر کا مقام رکھتے ہیں۔ اس لئے آپ نے مطالعہ کائنات کرنے کے بعد ایک ایسی جامع عبادت کی ترتیب دی کہ جس میں ہر اہل طریقت جزوی مقام رکھنے والا شامل ہو جائے۔ اور یہ طریقت عبادت تمام دینوں پر مشتمل ہو۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے :۔

قُلْ كُلٌّ يَعْمَلُ عَلٰى شَاكِلَتِهٖ ؕ ۸۴/۱۵ بنی اسرائیل

ترجمہ :۔ "کہہ ہر ایک عمل کرتا ہے اوپر طریقے اپنے کے"

پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ بعثت محمدی سے قبل عبادت کے مختلف طریقے رائج تھے، آپ نے بموجب ارشاد خداوندی :۔

هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۲۸/۲۹ الحجرات۔

ترجمہ :۔ "وہ ہے ذات جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے۔ اور دین حق کے۔ تو کہ غالب کرے دین اس کو اوپر تمام دینوں کے"

Marfat.com
Marfat.com

تو پس حضورؐ نے نماز پنجگانہ میں سابقہ تمام شریعتیں ضم کر دی ہیں۔ اور ہر شریعت کو اپنی شریعت میں شامل کر کے تمام کائنات کے لئے ایک شریعت بنا دی ہے۔ جو کہ ہر ایک کیلئے کامل واکمل و مکمل ہے۔ اب حضورؐ کا ہر اُمتی گویا وہ تمام صفتیں اور عبادتیں اپنی یکتا ہستی میں رکھتا ہے۔ جو کہ باقی تمام اُمتیں اور کائنات کی تمام اشیاء علیحدہ علیحدہ صفتیں اور عبادتیں رکھتی ہیں۔ اس لئے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ:۔

"اِنَّ اَوْلِیَآئِیْ تَحْتَ مِنْ قَبَائِیْ"

"میرے ولی میری قبا کے نیچے ہیں۔ جنہیں میرے بغیر کوئی نہیں جانتا"

یہ انہی صفات و عباداتِ کاملہ کی طرف اشارہ ہے۔ یہ ہے نماز اوقاتی یعنی نماز مبین۔ ہر خاص و عام جس کو پڑھ کر قرب خداوندی حاصل کر سکتا ہے۔

طریقہ سوم — نمازِ دائمی

اِلَّا الْمُصَلِّیْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ هُمْ عَلٰی صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝

ترجمہ:۔ مگر نمازی وہ جو اوپر نماز اپنی کے ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اور دوسری جگہ اسی نماز کے بارے میں ارشاد خداوندی ہے:۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ ؕ مَا عَلَیْكَ مِنْ حِسَابِهِمْ مِّنْ شَیْءٍ وَّمَا مِنْ حِسَابِكَ عَلَیْهِمْ مِّنْ شَیْءٍ فَتَطْرُدَهُمْ فَتَكُوْنَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ ۵۲ انعام

ترجمہ:۔ اور مت ہانک دے ان لوگوں کو کہ پکارتے ہیں رب اپنے کو صبح اور شام چاہتے ہیں منہ اس کا۔ نہیں اوپر تیرے حساب ان کے سے اور نہ حساب تیرے سے اوپر انکے

Marfat.com
Marfat.com

کچھ۔ پس مت ہانک دے ان کو۔ پس ہو جاوے تو ظالموں سے"

اس آیت سے ایسی عبادت ثابت ہوتی ہے جس سے معبود کا تصور دیکھنا ہے جیساکہ ارشادِ خداوندی ہے،۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۙ﴿۸﴾ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۙ﴿۹﴾ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۚ﴿۱۰﴾

ترجمہ،۔ کیا نہیں بنائی ہم نے واسطے ان کے دو آنکھیں اور زبان اور دو ہونٹ اور دکھائیں ہم نے اس کو دو راہیں"

ان دو راہوں سے مراد ایک ذکر لسانی علم دعوت مراد ہے۔ اور دوسرا ذکر چشم یعنی ذکر تصور مراد ہے۔ ایک معبود کا نام لینا، اور دوسرا معبود کا چہرہ دیکھنا۔ دو نوں ذکر قرآن سے ثابت ہیں۔ حدیث قدسی ہے،۔

"اُنْظُرْ اِلٰی وَجْہِ الْعَلِیِّ عِبَادَۃٌ"

ترجمہ،" دیکھنا طرف چہرے علی کے عبادت ہے"

پس اگر کوئی سالک ان دو عبادتوں یعنی نمازوں میں سے کسی ایک پر قائم ہے تو اسے بے نماز بموجب آیت مندرجہ بالا مت ہانک دے ان لوگوں کو یا بے نماز کہنا گناہ عظیم ہے۔ اور ایسا کہنے والا شخص ظالموں کی صف میں شمار ہوگا۔ بلکہ عارفوں کے نزدیک اس ذکر کی فضیلت اتم درجہ افضل ہے، جیساکہ حضرت مولوی مولانا رومؒ کا ارشاد ہے،۔ ؎

پیر کامل صورت ظلِّ اِلٰہ
یعنی دید پیر دیدِ کبریا

توان دونوں اذکار کا ثبوت ربوبیت، نبوت اور ولایت سے ملتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

پس ذکر دوم کے کرنے والا اپنی ہستی کو مطلوب کی ہستی میں فناہ کر دیتا ہے۔ اور بے خود ہو کر باخدا ہو جاتا ہے۔ اس وقت اس پر جذب و مستی کی کیفیت وارد ہو جاتی ہے اور وہ نفئ ماسوا اللہ کے نور سے معمور ہو جاتا ہے۔ اور عارف کامل کے اس شعر کے مصداق ہو جاتا ہے ؎

چیست سجدہ ہستی خود را سوختن
بر درِ حق نفسِ خود را کوفتن ؎

نماز زاہداں سجدہ سجود است
نماز عاشقاں ترکِ وجود است ۔ مولانا روم

چہارم۔ روزہ۔ روزہ کے لفظی معنی ہیں "اس کا روز" تلاوت الحروف کرنے سے معنی اخذ ہوئے کہ روز معنی دن اور ہ معنی اس کا۔ یعنی روز بمعنی اس کا دن یعنی اللہ کا۔ کیونکہ جب انسان روزہ رکھتا ہے تو وہ سارا دن اور تمام خواہشات اللہ پر قربان کرتا ہے کہ آج میری تمام حرکات و سکنات کا صادر ہونا اور بھوک پیاس خواہشات کا ترک کرنا اللہ کیلئے ہے۔ اور دیگر دنوں کی نسبت اس دن اپنے اوپر اللہ کی حضوری زیادہ تصور کرتا ہے۔ اگر وہ ایسا نہیں کرتا اور سمجھتا تو اس کا روزہ باطل ہے۔ چونکہ انسان میں اللہ کی ذات بشکل روح موجود ہے۔ لہٰذا اللہ بے نیاز ہے ہر شئے سے تو اس نے اپنی ذاتِ بے نیازی انسان پر ثابت کرنے کے لئے روزہ فرض کیا کہ اگر یہ بھی ان دنیاوی خواہشات کو ختم کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔ ان سے بے نیاز ہو کر بھی زندہ رہ سکتا ہے۔ پس روزہ میں ایک ایسی عبادت کی طرف اشارہ ہے جو کہ ذاتی عبادت ہے جس کا ثبوت صفت میں رہ کر ذات نمایاں کر رہی ہے۔ کیونکہ

Marfat.com
Marfat.com

ترکِ خواہشات عبودیت کا خاصا نہیں ہے، بلکہ ربوبیت کا ہے۔ لہٰذا روزہ دار عین فنا فی اللہ ہوتا ہے، اس لئے حدیث قدسی ہے کہ :-

"اَلصَّوْمُ جُنَّةٌ"

"روزہ ڈھال ہے"

ڈھال صرف اللہ ہی ہو سکتا ہے بندہ نہیں چونکہ روزہ کے وقت روزہ دار پر صِبْغَةَ اللہِ کا پہرہ وارد ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ ہر طرح سے خدا کی پناہ میں ہوتا ہے۔ اور اس وقت جو کچھ اپنی زبانِ سیف سے کہتا ہے۔ آناً فاناً قبول ہوتا ہے۔ اس لئے اولیائے عظام و انبیاء علیہم السّلام اکثر روزہ دار رہتے ہیں۔ پانچ ارکان اسلام میں روزہ کی اہمیت کلمہ کے بعد آتی ہے۔ اور یہ وہ عبادت ہے جس سے روحانی منازل میں ترقی ہوتی ہے۔ اس لئے قرآن مجید فرقانِ حمید میں جس قدر روزہ کی وضاحت کی گئی ہے، اور کسی عبادت کی اتنی نہیں۔ روزہ کی حقیقت کو صرف کامل انسان ہی سمجھ سکتا ہے۔

پنجم۔ حج :- حدیث قدسی ہے کہ حج گناہوں کو ایسے دھو ڈالتا ہے جیسے پانی میل کو۔ یعنی نبیؐ نے حج کو پانی کی نسبت دی ہے۔ اور پانی کی جب حقیقت دیکھی تو نور ثابت ہوا۔ اور قرآن مجید فرقان حمید نے فرمایا کہ ہر شئے پانی سے پیدا کی گئی ہے۔ اور پیدا کرنے والی شئے کا مقام مقامِ خالق ہے۔ لہٰذا حج مقام نور ہے۔ اور وہ اس طرح سے کہ حج سے پہلے مخلوق اپنے خالق سے حجاب میں ہوتی ہے۔ جب عام انسان اپنے نبیؐ سے وابسطہ ہوتا ہے تو نبیؐ اسے خالق کا شعور بخشتا ہے۔ یعنی اس کے حجابات دور کرتا ہے۔ اور عبودیت سے نکال کر ربوبیت یعنی روحانیت میں لاتا ہے

Marfat.com
Marfat.com

اور روحانیت ہی وہ نورانی سمندر ہے جس میں استغراق کرنے سے انسان کی تمام دنیاوی آلائشیں دھل جاتی ہیں۔ اور وہ ایسے ہو جاتا ہے جیسے آج پیدا ہو رہا ہو۔ سب سے بڑا اس کا یہ حجاب دور ہو جاتا ہے کہ پہلے وہ اپنے آپ کو بدن سمجھتا تھا۔ اب وہ روح سمجھتا ہے، اور یہی وہ حجاب ہے جس نے کروڑوں انسانوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے۔ اور وہ اعلیٰ ہو کر پستی میں مبتلا و غم والم ہیں۔ جن کا یہ حجاب دور ہو جاتا ہے۔ اصل میں حاجی کہلانے کے وہ لوگ مستحق ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

باب سوم

مراقبہ

مراقبہ :۔ بمعنی مڑنا ۔ رکنا ۔ دیکھنا ۔ پہنچنا ۔ انتقال کرنا ۔ غیب کی دنیا میں سیر کرنا پوشیدہ کو ظاہر کرنا ۔ ایک ہستی سے دوسری میں فناہ ہونا ۔

مرا ۔ اپنا ۔ قبہ ۔ قبر یعنی وجود ۔ مرا ۔ قبہ ۔ میرا ۔ وجود ۔

مرا ۔ روح ۔ قبہ ۔ بدن ۔ مراقبہ ۔ روح و بدن کی پہچان ۔

بدن سے خارج ہوکر روح میں رسائی حاصل کرنا ۔

کس نے کس کا مراقبہ کرنا ہے ؛ صفت نے موصوف کا مراقبہ کرنا ہے ۔

کن کن مقامات کا مراقبہ ۔ آیت ۔

فَمَنْ اَبْصَرَ فَلِنَفْسِهٖ ج وَمَنْ عَمِیَ فَعَلَیْهَا ط

ترجمہ :۔ پس جس نے دیکھ لیا ، دیکھ لیا ذات اپنی کو اور جو اندھا رہا پس اوپر اپنے اندھا رہا ۔ مراقبہ ۱

نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۔

ہم تمہاری رگ گلو سے قریب ہیں ۔ پس کیوں نہیں دیکھتے ۔ مراقبہ ۲

هُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ ۔

" جس جگہ تم ، اس جگہ ہم " مراقبہ ۳

هُوَ الْاَوَّلُ هُوَ الْاٰخِرُ هُوَ الظَّاهِرُ هُوَ الْبَاطِنُ ۔

" وہی اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن " مراقبہ ۴

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔

" پس جدھر تم دیکھو پس چہرہ اللہ کا " مراقبہ ۵

Marfat.com
Marfat.com

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۝ ۲۹

"اور یاد کر نام رب اپنے کا اور منقطع ہو جا طرف اس کے ہر انقطاع ہونے والے سے"۔ مراقبہ ۲

فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ ۚ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ ۝

"میں تمہارے نفسوں میں کیا پس نہیں دیکھتے تم"۔ مراقبہ ۳

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ ۔

"یاد کر نام رب اپنے کا جب بھول جائے خود کو"۔ مراقبہ ۴

اللہ تعالیٰ کے یہ وہ ارشادات ہیں جن سے صفت کو موصوف نے اپنی طرف راجع کیا ہے۔ انہی کا نام مراقبہ ہے۔

طریقہ مراقبہ:۔ عالم ناسوت اور عالم ملکوت یعنی عالم ارواح اور عالم اجسام ان دونوں کے ایک دوسرے میں اتصال کا نام مراقبہ ہے۔ روح جب بدن میں آئی تو اس کا تعلق دو عالم یعنی روح اور جسم سے ہو گیا۔ جبکہ پہلے صرف روح ہی سے تھا۔ اب وہ جسم میں آ کر اس طرح سے ملبوس ہوئی کہ اپنی اصل کو بھول گئی۔ یعنی اپنے آپ سے اوجھل ہو گئی۔ قفس عنصری میں مقید ہو جانے کے سبب اس کی روحانی پرواز محدود ہو گئی اب نے ایسا طریقہ اختیار کرنا ہے کہ اپنی اصل کو پالے۔ اب وہ بدن کو بھلا کر روح کا تصور قائم کرے گی۔ یعنی ارادے میں دیدار روح کا مقصد ہو گا۔ اور نشان یعنی تصور جسم کا ہو گا۔ کیونکہ مقام کو حاصل کرنا ہے مگر مکان سے۔

اب اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ مراقبہ کرنے والا اپنی نظر کو تصور پر قائم کرے گا، تو اس کی موہوی شکل غائب ہو جائے گی۔ اور معنوی ظاہر ہو گی۔ آنکھ جب ساکن ہو گی تو وجود غائب ہونا شروع ہو جائے گا، اور روح ظاہر ہونا شروع ہو جائے گا۔ اور جب

Marfat.com
Marfat.com

ڈیلا حرکت کرے گا، تو روح غائب ہو گی اور وجود ظاہر ہے۔ روح کو دیکھنا مقصود ہے۔ آنکھ کو کسی تصور پر مرکوز کرنا ہو گا۔ اور وہ تصور تصورِ شیخ ہو گا۔

اور وہ تصور، تصورِ شیخ لیا جاتا ہے۔

طالب کو چاہیئے کہ تنہائی میں بیٹھ کر پہلے لَآ اِلٰہَ سے اپنی نفی کرے اور پھر اِلَّا اللہ کہہ کر اپنی صورت کو مرشد کی صورت میں محو کرے۔ اور آنکھ کی ٹکٹکی صورتِ مرشد پر اس طرح مرکوز کرے جیسے کہ آنکھیں پتھر ہو گئی ہوں۔ جب طالب کی اپنی صورت مرشد کی صورت میں بالکل محو ہو جائے، یہاں تک کہ اسے اندر اور باہر مرشد کی صورت دکھائی دینے لگے۔ پھر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کہے، اور مرشد کی صورت عین فناہ فی رسول سمجھے۔ آہستہ آہستہ طالب کے اندر باہر ایک نورانی صورت قائم ہو جائے گی جو اس سے ہم کلام بھی ہوا کرے گی۔ اور ماضی مستقبل۔ حال کی خبریں بھی دے گی۔ یہی اس کی معنوی صورت یعنی ذاتی صورت ہو گی۔ یہی مراقبہ کی انتہا ہے۔ اور فقر کی بقاء ہے، یہی صورت، صورتِ خدا ہے۔ اور یہاں تک رسائی حاصل کرنا ولی کا مدعا ہے۔

اِنْتَہٰا کَلَامَہٗ۔

Marfat.com
Marfat.com

باب چہارم: راہ سلوک میں اللہ تک رسائی حاصل کرنے کے طریقے۔

۱:- علم۔ عمل۔ علم دعوت۔ علم تصور

سب سے بڑے دو طریقے ہیں، اللہ تک رسائی حاصل کرنے کے جن کا ذکر قرآن مجید میں جا بجا آتا ہے۔

۱:- **علم دعوت** :- جو لوگ ایمان لائے اطمینان پاتے ہیں دل ان کے اللہ کی یاد میں خبردار ہو ساتھ ذکر اللہ کے اطمینان پاتے ہیں، دل ان کے

۲:- **علم تصور**:- وَلَا تَطْرُدِ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ ط۔

ترجمہ:- مت ہانک دے ان لوگوں کو یاد کرتے ہیں رب اپنے کو صبح و شام اور دیکھتے ہیں چہرہ اس کا۔

علم دعوت سے مراد ہے پکار کر ذکر کرنا جیسے اَللّٰہ ھُو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ بطور تعلقہ۔

اور علم تصور سے مراد اسم اَللّٰہ ذات کے ذاتی نور میں ٹکٹکی باندھ کر غوطہ زن ہونا یا تصور شیخ میں استغراق حاصل کرنا۔ کہ اپنی صورت شیخ کی صورت میں گم کر دینا۔

Marfat.com
Marfat.com

۲۔ عملیات روحانی جن سے راہِ سلوک سہل ہوتی ہے

۱۔ طریقہ :۔ دوزانو بیٹھ کر سر گردن کمر ایک سیدھ میں رکھے اور نظر اپنے ناک کی نوک پر جمائے رکھے۔ آنکھ نہ جھپکے۔ جب نظر ناک کی نوک پر جم جائے تو محاسبۂ نفس اس طرح سے کرے۔ جب سانس اندر جائے تو اَللہ تصور کرے اور جب باہر آئے تو ھُو تصور کرے۔ ہر دو صورتوں میں شیخ کی صورت مدِنظر رکھے۔ چند منٹ ایسا کرنے سے ایک نور غیر معین آپ کے سامنے نمودار ہونا شروع ہو جائیگا۔ جو آہستہ آہستہ پھیلتا جائے گا۔ حتیٰ کہ آپ کی جسمانی صورت پر محیط ہو جائے گا۔ اور آپ کو اپنا جسم نظر نہیں آئے گا۔ اب آنکھ بند کرلیں آپ کو سات قسم کی تجلیاں نظر آئیں گی جن سے آپ کے دل میں بڑی مسرت و سرور کی کیفیت طاری ہو گی۔ اور آپ کا آنکھ کھولنے کو دل نہیں چاہے گا۔ پھر یہی نور شکلیں بننا شروع ہو جائے گا، اور آپ سے متکلم ہو گا۔

طریقہ دوم :۔ آپ زمین پر بستر بچھا کر یا دیسے پیٹھ کے بل لیٹ جائیں، اور ناک کی دونوں کوٹھیوں پر دونوں آنکھوں سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھیں اور ذکر وہی کریں جو طریقہ ۱ میں درج ہے اس کا بھی نتیجہ وہی نکلے گا۔ لیکن اس میں وجود تھکے گا نہیں، بلکہ اگلی تھکاوٹ بھی دور ہو جائیگا۔

طریقہ سوم :۔ آئینہ ایک فٹ چوڑا اور دو یا ڈیڑھ فٹ لمبا لے کر دیوار سے لگادیں اور دو فٹ کے فاصلے پر بیٹھ کر اپنی دونوں ابروؤں کے درمیان نظر جمائیں، اور آنکھ نہ جھپکے ذکر نفی اثبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا کریں۔ سو دفعہ نفی اثبات کرنے کے بعد مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہہ کر اپنے دائیں طرف دیوار پر

Marfat.com
Marfat.com

دیکھیں. آپ کو ایک نورانی صورت نظر آئے گی. اور وہ آہستہ آہستہ زیادہ نمودار ہوتی جائے گی. پھر وہی صورت عالم دنیا میں آپ کو ماضی مستقبل سے آگاہ کیا کرے گا. اور آپ ہمیشہ خوش و خرم رہیں گے. جس پر نظر جما کر دیکھیں گے ہمیشہ کیلئے آپ کا تابعدار ہو جائیگا. اور کبھی باہر نہیں جائے گا.

طریقہ چہارم:- صبح سویرے جب سورج طلوع ہو کر اوپر آجائے کسی صاف جگہ پر جا کر مشرق کی طرف پیٹھ کر کے مغرب کو منہ کر کے کھڑا ہو جائے. ہوشیار باش کی پوزیشن میں نظر کو اپنے سائے کی گردن پر جمائیے سایہ قد برابر ہونا چاہئے. اب اب ذکر پاس انفاس یعنی اَللّٰہ ھُو یا نفی اثبات لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کرے. جب سایہ غائب ہو جائے نظر کو اٹھا آسمان پر لے جائے. وہاں ایک زمین سے آسمان تک نورانی شکل نظر آئے گی جو اس کا اپنا روحانی جثہ ہو گا. اور یہ شکل پھر چند روز میں اسے اپنے دائیں طرف لطیف جثہ میں نظر آیا کرے گی. اس وقت یہ جو ارادہ میں لائیگا پورا ہو کر رہے گا. خواہ ارادہ کوہ قاف میں کیوں نہ ہو.

طریقہ پنجم:- اسم اعظم اللہ ذات کا ہے کسی موٹے کاغذ یا گتے یا ٹین کی چادر کو گول کٹوا کر اس کو ماہتابی رنگ کروا اس میں اسم اَللّٰہ کندہ کرایا جائے. پھر دیوار پر اس طرح چسپاں کرے کہ وہ نظر کے برابر رہے. اب درمیانی الف پر نظر جما کر ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا رہے. چند روز میں اسم اَللّٰہ کا تصور آنکھ کی پتلیوں میں کندہ ہو جائیگا. اور آپ جدھر دیکھیں گے اسم اَللّٰہ نظر آئے گا. اور تھوڑی دیر ٹکٹکی باندھنے سے اسم اَللّٰہ سے نور سورج کی طرح نکلے گا جس کی شعاعیں جسم کو محیط کر لیں گے. اور آپ کے سامنے سینکڑوں مرکری بلب جیسے جگ رہے ہوں نظر آئیں گے. جب آنکھ بند کرو گے تو جسم میں

Marfat.com
Marfat.com

نور کا بحر بیکراں نظر پڑے گا۔ اور دل پر نور کی ٹھنڈی ٹھنڈی فوار پڑے گی جس سے خوشی کی انتہا نہ رہے گی، اور آپ اس نور ذاتی کی برکت سے سیر الی اللہ دونوں جہان کی کریں گے۔ اور ہر مراد آپ کی بر آئے گی کبھی مایوسی نہ آئے گی۔

یہ طریقہ اکثر اولیاء کرام و انبیاء علیہم السلام کا ہے جس کا ذکر سورۃ مزمل میں خود خدا نے اپنے محبوب حضرت محمد صلعم سے کیا ہے۔

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۔

ترجمہ:۔ "اور ذکر کر رب اپنے کا اور منقطع ہو جا سب سے انقطاع ہو کر"۔

لہٰذا یہ طریقہ راہ سلوک افضل ترین شمار کیا گیا ہے۔ اور اس کا فائدہ جلدی اور زیادہ دیکھا گیا ہے۔ اولیاء کرام اسی اسم ذات کو اسم اعظم کا نام دیتے ہیں۔ اور مریدین کاملین کو اسی کا تصور عطا کرتے ہیں جس سے وہ ایک لمحے میں مشرق سے مغرب تک کی سیر کرتے ہیں، اور اسی اسم اعظم کے نور کی برکت سے تمام ارواح انبیاء و اولیاء سے ملاقی ہوتے ہیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۔

طریقہ ششم:۔ مرشد کا اپنے مرید کو روبرو بٹھا کر اپنے تصرف میں یوں لینا ہے کہ اس کی دونوں آنکھوں میں اپنی دونوں آنکھیں ڈال کر حبس دم کی مشق کرواتا ہے جس سے مرید پر ایک لاشعوری کیفیت وارد ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اور مشق کی بہتات سے وہ اکثر اپنے آپ کو بغیر وجود کے محسوس کرتا ہے۔ اور مرشد کی صورت اندر باہر اور دائیں بائیں جسم کے مختلف اعضاء پر دیکھتا ہے۔ جس سے کائنات سے انقطاع ہو جاتا ہے۔ اور صرف تصور شیخ ہی اس کا شغل سرمدی ہو جاتا ہے۔ پھر وہی صورت اسے عالم دو دیا منظا ہر میں ہر چیز سے آگاہ کرتی ہے۔ اور وہ روشن ضمیری حاصل

Marfat.com
Marfat.com

کرتا ہے۔اسی سے اس کی پرواز ہوتی ہے۔مگر یہ طریقہ بہت پرانا ہے جبکہ مریدین کو اپنے مرشد کے پاس بیٹھنے کا وقت کافی میسر آتا تھا۔اور وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر حضوریٔ مرشد ہی اختیار کر لیتے تھے۔اور پھر جب مرشد اجازت نہ دیتا وہ واپس نہیں جاتے تھے۔آج کل یہ طریقہ اپنانے والے مرید نہیں ملتے۔آج کل تو آئے اور گئے۔اتنا وقت کب ملتا ہے،کہ کوئی مرید دس بیس سال مُرشد کی حضوری میں رہ کر راہ سلوک طے کرے۔لیکن اس طریقہ کو بھی بیان کر دینا مناسب سمجھا ہے۔ اگر کوئی چاہے تو اپنا سکتا ہے۔یہ طریقہ ولی کی قبر کا تصور رکھ کر بھی کیا جا سکتا ہے،جسے دعوتِ قبر کہتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

باب پنجم: کشف کے عمل

طریقہ کشف ذاتِ حق: دو زانو یا مربع شکل یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں۔ اسم ذات یعنی اللہ کا تصور دل میں جمائیں۔ جب ایک منٹ تک تصور دل پر قرار پکڑ جائے تو اس اسم ذات پر توجہ مرکوز کرکے اِکْشِفْ لِیْ یَا نُوْرُ کی ضرب دس دفعہ اسم ذات پر لگائے اور گیارہویں مرتبہ اپنے دل میں اس اسم ذات کو بشکل تجلی تصور کرکے عَنْ حَالِہٖ کی ضرب پانچ دفعہ لگائے۔ پھر دیکھے کیا ظہور میں آتا ہے۔ عمل مشاہدہ سے تعلق رکھتا ہے لکھنے سے دل سیر نہیں ہوتا۔ یہ گیارہ سو گیارہ دفعہ کریں۔ اور پھر ارادہ ملاقات وانکشاف ذاتِ حق کا لیکر سو جائے۔

کشف روح مبارک آنحضرت صلعم: طریقہ مندرجہ بالا مذکورہ کے مطابق نشست اختیار کریں۔ پھر اسم مُحَمَّدْ کا تصور دل میں بٹھا کر دائیں جانب یَا اَحْمَدُ اور بائیں جانب یَا مُحَمَّدُ اور سینہ پر یَا رَسُوْلُ اللہ کی ضرب لگائیں۔ اس طرح گیارہ سو گیارہ مرتبہ ذکر کرکے متوجہ بہ دل ہو کر سو جائیں۔ پہلے دن، دوسرے دن، ورنہ تیسرے دن ضرور بر ضرور آنحضرت صلعم آپ سے بالمشافہ ملاقات باسعادت فرمائیں گے۔ اور آپ کی خوشی کی انتہا نہ رہے گی۔ درج شدہ تمام عوامل میرے یعنی حضرت خواجہ محمد معروف کرخی کے آزمودہ ہیں جن میں شک و شبہ کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہ ہے۔

ذکر کشف بزرگ: جس بزرگ سے ملاقات مقصود ہو طریقہ جات (بقیہ صفحہ ۴۳)

Marfat.com
Marfat.com

درج شدہ کے مطابق بیٹھ جائے، اور دل میں اس بزرگ کے اسم مبارک کا تصور کرے۔ جب تصور المنور بندھ جائے تو اس بزرگ کا اسم مبارک اس طریقہ سے ورد کرکے ایک ضرب دائیں جانب دوسری بائیں جانب تیسری سینہ پر اگر صاحب مزار ہو تو اس کی مرقد مبارک پر۔ مثلاً آپ نے حضرت بابا فریدالدین مسعود گنج شکر مقام رب العلمین کی روح مبارک کا کشف کرنا ہے تو آپ دائیں جانب یا فرید بائیں جانب یا فرید اور سینہ پر یا فریدالحق کی ضرب لگائیں گے۔ اسی طرح یا آخی دائیں جانب اور بائیں جانب یا آخی اور سینہ پر یا آخی الحق کی ضرب لگائیں گے۔ یہ ورد گیارہ سو گیارہ مرتبہ کرکے سو جائیں تین روز متواتر ایسا کریں۔ انشاءاللہ پہلے روز ورنہ تیسرے روز سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ بزرگ آپ سے بالمشافہ ملاقات نہ کرے۔ اگر ایسا نہ ہو تو عامل بروز قیامت میرا دامن گیر ہوگا۔

کشف کسی کام کی اطلاع حاصل کرنے کیلئے: دوزانو بیٹھ کر مقصد دل میں رکھ کر یَا خَبِیْرُ دائیں جانب اور یَا خَبِیْرُ بائیں جانب اور یَا خَبِیْرُ اَخْبِرْنِیْ دل پر ضرب گیارہ سو گیارہ مرتبہ ورد کرکے سو جائے۔ تین دن کے اندر اپنے مقصد کو اپنے پر ایسے ظاہر کرے گا۔ جیسے شفاف آئینہ میں چہرہ وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ۔

Marfat.com
Marfat.com

باب ششم: ذکر بمطابق نقشہ

لَآ اِلٰہَ — اِلَّا اللّٰہُ — اَللّٰہُ

محمد - رَسُوْلُ - اَللّٰہُ - مُحَمَّدُ

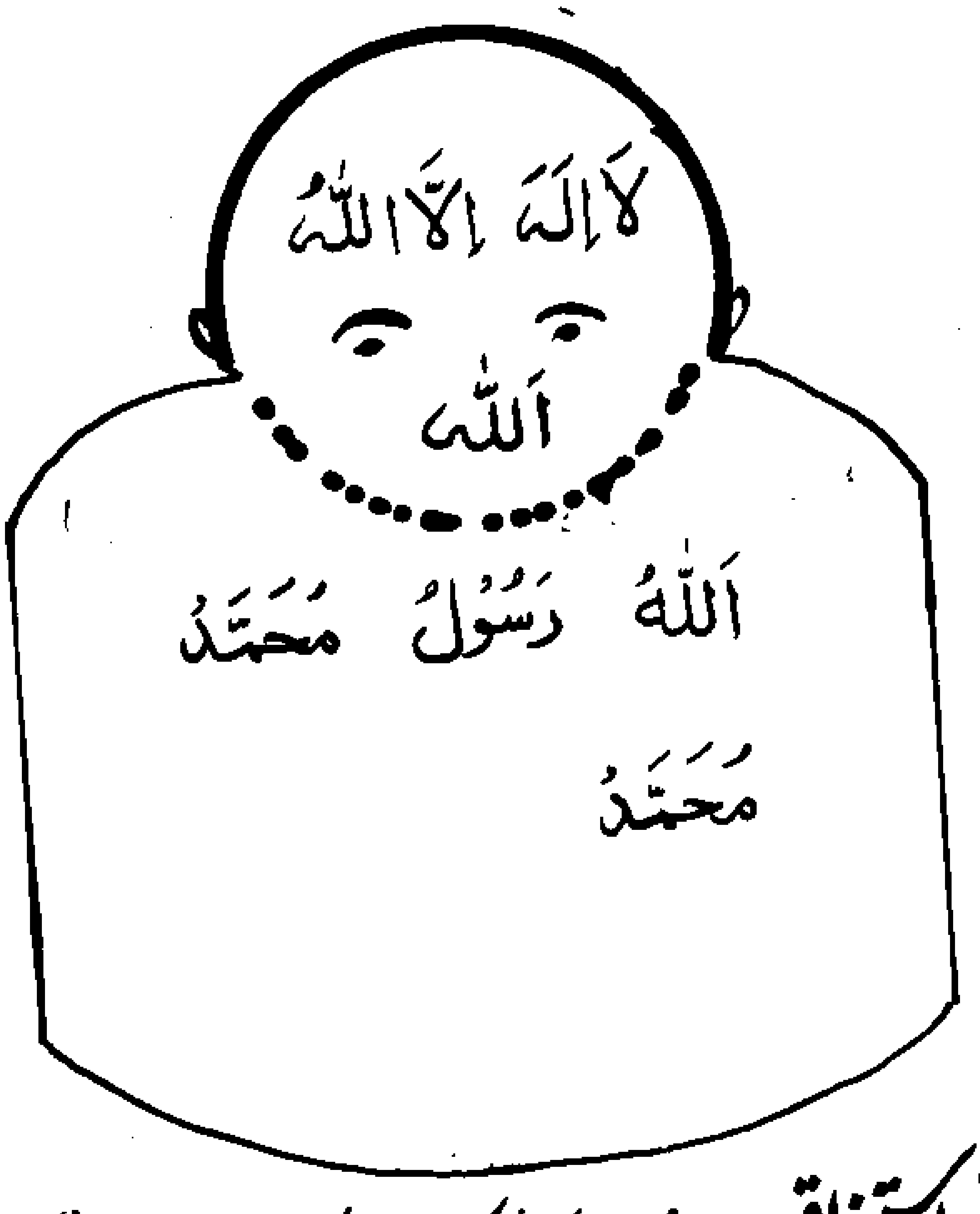

طریقہ مراقبہ استغراق:- انسان کامل کو چاہیئے کہ دوزانو یا مربع شکل یا آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائے۔ پہلے تین مرتبہ حبس دم کرے۔ یعنی سانس کو آہستہ آہستہ اندر کشید کرے، پھر جتنی دیر روک سکے اندر سانس کو روکے، پھر آہستہ آہستہ

Marfat.com
Marfat.com

منہ کے ذریعے باہر نکالے جب تین دفعہ یہ ہو جائے۔ اب تصور شیخ سامنے لاوے مگر آنکھیں بند ہونی چاہئیں جب تصور سامنے آجائے تو پیشانی پہ دائیں آنکھ کے اوپر لَا اِلٰہَ کندہ کرے سنہری الفاظ میں جب پوری طور پہ ذکر نفی نظر آنے لگے تو اب بائیں آنکھ پہ اِلَّا اللہُ کا اثبات کرے۔ جب یہ پورا نظر آجائے تو اب مُحَمَّدٌ کا تصور بائیں دودھ کے اوپر کرے، اور رسول کا تصور دونوں دودھوں کے درمیان کرے، اور پھر اَللہُ کا تصور دائیں دودھ کی بو بنی پر کرے۔ یہ مراقبہ اسی ترتیب سے پانچ مرتبہ دہراوے۔ عامل پر ایک غیر متعین نور محیط ہو جائے گا جس میں اس پر استغراق کی حالت طاری ہو جائے گی، اور وہ خود رفتہ ہو کر مجلس محمدی میں داخل ہو جائیگا جہاں پہنچ کر وہ ارواح قدسی سے ملاقی ہوگا۔ اور جب مراقبہ سے باہر آئیگا تو خوشی کی انتہا نہ ہوگی۔ اس مراقبہ حضرت خواجہ محمد معروف کرخی قطب الاقطاب کا تجربہ شدہ ہے۔ اس کو جو بھی تصرف میں لائے گا ہژدہ ہزار عالم کے اسرار و رموز اس پر منکشف ہو جائیں گے۔ اور سیر الی اللہ اس ولی پر سہل ہو جائے گی، اور اس کی نظر کیمیا ہو جائیگی، اور مراقبہ کرنے والا ولی گر ہو جائے گا۔ وَمَا تَوْفِيقِيْ اِلَّا اللہ۔

سلطان عشق کے چار تخت:۔ لاہوت، جبروت۔ ملکوت۔ ناسوت، ناسوت جسم۔ ملکوت۔ جمیع ارواح قدسی و نجسی۔ جبروت، ارواح قدسی۔ لاہوت۔ نُورٌ عَلٰی نُور یعنی واصل بحق۔ نور۔ زبان۔ دل۔ روح۔ سر خفی۔ ناسوت۔ ملکوت۔ جبروت لاہوت۔ ہاہوت۔

مقام اول:۔ ناسوت شریعت۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ زبان سند ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

مقام دوم: طریقت۔ ملکوت۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ دل سے سند ہے۔

مقام سوم: جبروت۔ حقیقت اَللّٰہ۔ از روح سند ہے۔

مقام چہارم: لاہوت۔ سِرّ۔ ھُوْ۔ راز سے سند ہے۔

مقام پنجم: معرفت۔ ہاہوت۔ اَنَا۔ خفی سے سند ہے۔

مقام ششم: گم گشتگی۔ یہاں پر نہ کہنا نہ سُننا۔ کچھ نہیں صرف اپنی ہستی میں دونوں جہان کا خاموشی سے مشاہدہ کرنا۔ اور سوال کا جواب مختصراً اور فی الفور دینا روا ہے۔

کامل ولی اللہ اپنے طالبان راسخ کو منزل لاہوت میں غرق کر دیتا ہے۔ یہاں سے وہ جس شئے کو غور سے دیکھتا ہے، وہ اسے نور نظر آتی ہے، اور اس کے آگے سے پردہ، ردی یعنی الوجود و حجاب الاکبر کا عذاب اتر جاتا ہے لہٰذا نور کو نور دیکھتا ہے۔ نور سے نور ملتا ہے۔ نور سے نور ہمکلام ہوتا ہے۔ اور نور کا نور ہی کام کرتا ہے۔ اس جگہ پر مرتبہ عابد و معبود۔ طالب و مطلوب عاشق و معشوق۔ خالق و مخلوق۔ صفت و موصوف کا ایک ہو جاتا ہے۔ اور سالک دریائے وحدت نورانی میں غرق ہو کر ہر طرف سوائے ایک ذات وحدہٗ لامتعین کے کچھ نہیں دیکھتا اس مقام میں دونوں جہان کے خوف خطر، حیات و ممات سے لاخوف ہو جاتا ہے۔ اور اَنَا الْحَقُّ کی صدا اس سے خود بخود اور ہمہ وقت جاری و ساری رہتی ہے۔ چونکہ اس مقام پر وہ فائدہ و نقصان اپنی ہی ذات سے منسوب کرتا ہے۔ غیر کا بادل درمیان سے ہٹ جاتا ہے اور اس کا جسم صاف مغفور ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر سالک کا غیر ناشائستہ عمل بھی

Marfat.com
Marfat.com

یعنی فعل بھی عین درست ہوتا ہے۔ اس مقام پر عوام الناس سالک سے بے سمجھی کے سبب مخالفت و دشمنی شروع کر دیتے ہیں۔ مگر یہ چیزیں سالک کیلئے کوئی معنی نہیں رکھتیں کیونکہ اس وقت اس کی مخالفت عین خدا کی مخالفت ہوتی ہے اور خدا کبھی مغلوب نہیں ہوا۔ یہ مقام تصوف میں انتہائی درجہ رکھتا ہے جس پر لاکھوں فقراء میں سے کوئی ایک پہنچتا ہے، اور جو پہنچ جاتا ہے وہ پھر واپس نہیں آتا۔ لیکن یہاں پہنچنا بہت ہی مشکل ہے۔ چونکہ تجربہ شدہ بات ہے، ورنہ تو اس مقام کی پیروی یا خواہش رکھنا بھی ایک مقام ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

باب ہفتم ۷ ذکر کی دو اقسام

طریقہ تصور طریقہ سوعوت

۱۔ **ذکر صفاتی** :- مخلوق کا ذکر صفاتی ذکر ہے۔

۲۔ **ذکر ذاتی** :- خالق کا ذکر ذاتی ذکر ہے۔

لَا اِلٰہَ ← اِلَّا اللّٰہُ اور اَللّٰہُ ھُو کے علاوہ تمام اذکار صفاتی ہیں۔ (Defination of Zakar) یوسفؑ، مریمؑ، نمل، نحل، نیل، شمس وغیرہ تمام مخلوق کے زمرے میں آتی ہیں۔ اس لئے ان کا ذکر صفاتی ہے۔

نکتہ (Point) جن لوگوں کو معرفت حق نہیں ہے وہ لوگ صفاتی ذکر کر رہے ہیں۔ اور جن کو معرفت حق حاصل ہے وہ لوگ ذاتی ذکر کر رہے ہیں۔ ابتدا ذکر صفات ہے، اور انتہا ذکر ذات ہے کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ۔ اس آیت سے دو مقام واضح ہوتے ہیں۔ ایک شے دوسرا اس شے کی اصل۔ تو شے صفت ہے اور اصل اس شے کی ذات ہے۔ تو ہر صفت اپنے موصوف کی طرف رجوع کرتی ہے۔ صفت دو مقام رکھتی ہے۔ صفاتی بھی، اور صفت میں ذات بھی موجود ہے اس لئے ذاتی بھی۔ گو صفت میں خالق اور مخلوق بھی موجود ہے صفت کی انتہا موصوف ہے۔ اس لئے آدم صفی اللہ۔ آدم صفت ہے اللہ موصوف ہے۔ گو انتہا آدم کی اللہ ہے۔ اس لئے اسم اللہ جسم فقیر۔ پس عارف کامل اس

Marfat.com
Marfat.com

طرح سے ذکر کرتا ہے۔

لَآ اِلٰہَ	اِلَّا اللّٰہُ
آدم	اَللّٰہ
نہیں	ہے
نفی ⟵⟶	اثبات

یہ ذکر معنوی۔ یعنی عارف کامل لَآ اِلٰہَ سے نفی ہمہ قسم کرکے اِلَّا اللّٰہ کہہ کر تصور شیخ میں محو ہوجائے پس یہی سیر الی اللہ ہے۔

سلوک کی منازل

(۱) عبودیت۔ (۲) ربوبیت۔ (۳) ذاتیت یا الہیت

وجود اصغر — وجود اکبر — وجود کبریٰ

شعور اور شعور کل:۔ پہلے مقام میں سب کوئی آتا ہے یعنی عوام الناس۔

دوسرے مقام میں صرف اولیاء عظام آتے ہیں۔

پہلی منزل:۔ بدن طالب کی طلب مطلوب کی معراج۔

نکتہ:۔ سب سے پہلے مرشد کامل مرید صادق کو۔

تحقیق خود کرواتا ہے۔ یعنی خَالِقٌ بَشَرًا اور وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ کی تفسیر سمجھاتا ہے۔ جس سے طالب کے سامنے اپنے دو مقام واضح ہوتے ہیں جن کا

Marfat.com
Marfat.com

اس کو اس سے قبل پتہ نہیں ہوتا. عبودیّت یعنی جسم اور ربوبیت یعنی روح. اب مرشد کامل بتاتا ہے کہ بدن فانی اور مردہ ہے ( ) اور روح ( ) یعنی زندگی ہے. بدن مکان ہے اور روح اس میں مکین ہے کارفرمائی روح کی ہے. اس میں بدن سلطنت ہے اور روح اس میں سلطانِ ملک ہے. مرید کو یہ معرفت نہیں ہوتی کہ وہ روح ہے وہ اپنے آپ کو بدن سمجھتا ہے. بدن مردہ ہے فانی ہے. اس لئے اس کی ر ( ) یعنی قوت ارادی مردہ ہوئی ہوتی ہے. مُرشد کامل اسے بتاتا ہے کہ تو بدن نہیں بلکہ روح ہے اور دلائل وبراہین سے ثابت از قرآن کرتا ہے تو زندگی ہے تو بقاء ہے لافانی ہے. مرید کو جب علم الیقین ہوجاتا ہے کہ واقعی میں بدن نہیں بلکہ روح ہوں تو پھر مرشد کامل اسے دوسری منزل یعنی روح کیا ہے کی طرف گامزن کرتا ہے

دوسری منزل:۔ روح. جب طالب صادق کو یہ یقین محکم ہوگیا ہے کہ وہ روح ہے اب مرشد کامل اسے بتائے گا کہ روح کیا ہے یعنی تو کیا ہے۔

سوال:۔ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ ط

جواب:۔ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ ه

یعنی روح کیا ہے، کہہ روح میرے رب کا امر ہے۔

پس ثابت ہوا کہ روح ہی مقام ربوبیت ہے یعنی رب یعنی ذات کی صفت اتم۔

تیسری منزل:۔ جب روح امر ربی ثابت ہوگیا تو ظاہر ہوا کہ روح صفت ہے ذات کی یعنی اللہ کی تو بذات خود تو کچھ نہ ہوئی۔ پس اس نے اپنی اَنا کو

Marfat.com
Marfat.com

اُفق میں پھینک دیا اور صفت عین موصوف ہوگئی۔ اسی مقام کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید فرقان حمید میں یوں ارشاد فرمایا ہے:۔

اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ

الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ

الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ ۝ ﴿حٰمٓ سجدہ﴾

ترجمہ:۔ "تحقیق جن لوگوں نے کہا رب ہی اللہ ہے پھر ثابت قدم ہوگئے۔ اس بات پر اترتے ہیں اوپر ان کے فرشتے۔ مت خوف کھاؤ اور مت غم کرو، اور خوشخبری سنو، اس جنت کی جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا تھا۔ ہم دوست ہیں تمہارے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں"۔

پس اس مقام پر مرید کامل کی (   ) یعنی اطمینانِ قلب درجہ عنایت و برایت۔ نہایت ہوجاتی ہے اور وہ دونوں جہان کے غم والم سے سرخرو ہوکر محفوظات ہوجاتا ہے یعنی

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝

راہ وہ سیدھی ہے جو اپنے گھر کو جاتی ہے۔ جزو کا ہر کل اصل ہے اور وہ خالق ہے اسلئے جزو کو کل تک جانے کیلئے کسی وقت۔ عمر۔ یا ذات پات یا مذہب وغیرہ شرط ہمہ قسم کی ضرورت نہ ہے صرف راہبر کامل ہو یعنی راہ سیدھی مل جائے۔ ہر چیز کا اپنے کل سے ملاپ جزو کی معراج ہے۔ یعنی جزو کا کل سے ملنا اور پھر اس سے خارج نہ ہونا دائمی حضوری ہے یہی مقام الی اللہ فناہ فی اللہ بقاء باللہ ہے جو کہ بغیر طریقت پیر کامل حاصل نہیں ہوتی۔ اسی مقام میں سکون قلب درجہ عنایت نصیب ہوتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

باب ہشتم ۸ پتہ کی بات

ہر جسم میں لاریب فیہ۔ امر ربی ہے. دوئی کا حجاب صرف وجود ہے جب تفکر کی آگ سے اس حجاب کو دور کر دیا تو درمیان میں دوسرا کون رہا. خود خدا دونوں طرف کارفرما ہے. تسلیم کرتا ہے تو خود کو ان کار کرتا ہے. خود کا معبود بنتا ہے تو خود عابد بنتا ہے تو خود. نبی مُرسل بنتا ہے تو خود پیروی کرتا ہے تو خود اس میں دوئی کو کوئی دخل نہیں ہے. جو دوسرا بنا وہی عذاب میں پھنسا ورنہ حدیث قدسی ہے" مقربوں کے گناہ نامحرموں کی نیکیوں سے عزیز ہوتے ہیں. یہاں مقربوں سے مراد بے حجاب صاحب عرفان اولیاء اللہ لوگ ہیں. اور نامحرم سے مراد لا بلد بے علم جن کو شناسائی حاصل نہ ہے. پس وجود کا پردہ ایک بہت بڑا پہاڑ ہے، جس نے حق تعالیٰ کو چھپایا ہوا ہے. پس اس پہاڑ کے اندر یا اگلی طرف بھی وہی صورت دیکھ جو تو قریب لپنے میں دیکھ رہا ہے. یعنی روح اللہ بشکل نور تو پھر ہزاروں میلوں کی مسافت طرفۃ العین میں طے ہو جائے گی، اور تیرے لئے دور ونزدیک دن رات. خواب و بیداری برابر ہو جائے گی.

اے طالب حق پس تو تنہائی و انجمن میں وجودی پردے کو چاک کر کے بیٹھ اور قدرت کے کرشمے دیکھ تجھ پر کیسے ظاہر ہوتے ہیں۔

Marfat.com
Marfat.com

واجد۔ وجود۔ جسم۔ روح۔

روح عین حق ہے۔ روح عین رب ہے۔ روح عین نور ہے۔ روح عین امر ربی ہے۔ روح اللہ ہے۔ روح طاقتِ ربانی ہے۔ فیض یزدانی ہے، قدرت عیانی ہے حق تعالیٰ کی ظاہرًا نشانی ہے۔

جس نے سمجھ لیا اس نے پالیا، وہ بدل گیا۔ جو بدل گیا اس پر بہار آگئی جس پر بہار آگئی اس پر کبھی خزاں نہیں آتی۔ بلکہ اس کی خزاں بہار میں بدل گئی۔ بہار روح ہے۔ خزاں وجود ہے اس کا وجود نُورٌ علیٰ نُور ہو جاتا ہے گناہوں سے مغفور ہو جاتا ہے۔ حق میں منظور ہو جاتا ہے۔ وہ وجود بیت المعمور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

باب نہم انسان کامل

إِنِّی جَاعِلٌ فِی الْأَرْضِ خَلِیفَةً ۔ یہ کامل انسان کی صفت ہے. اور اسی صفت کو باقی ارواح نے سجدہ تسلیم کیا ہے۔

انسان ناقص ،۔ جو کہ مقام خلافت سے لا بلد ہیں. وہ ناقص انسان کے زمرہ میں آتے ہیں ۔ اور وہ کامل انسان کے پیروکار یا امتی کہلاتے ہیں، کامل انسان بوجہ خلافت فناہ فی اللہ ہوتا ہے. اس کا فرمان منجانب اللہ ہوتا ہے. اسلئے اس کے حکم کی بجاآوری اللہ کے حکم کی بجاآوری ہوتی ہے. اور اس کے حکم کی حکم عدولی عین خدا کے حکم کی حکم عدولی ہوتی ہے ۔

زوال و کمال کامل انسان کی طرف سے صادر ہوتے ہیں ،۔ اس ابدی زندگی میں جتنے عروج زوال آتے ہیں کامل انسان کی طرف سے ظہور میں آتے ہیں مثلاً جتنے عذاب نازل ہوئے ہیں انبیاء علیہ السلام کی طرف سے نازل ہوئے ہیں. اور جو قوموں کو انعام و اکرام عطا ہوئے ہیں. سب انبیاء کی طرف سے. کسی کو شہادت ملی تو کامل انسان کی پیروی میں اور کافر ہوئے تو کامل انسان کی روگردانی سے. قطب و اغیاث کے مراتب ملے تو انسان کامل کی اتباع سے اور گمراہی کی مہریں مثبت ہوئی تو کامل انسان کی نافرمانی سے پس کامل انسان ہی ایک رازوں کا راز ہے. جس کے لئے ارشاد خداوندی ہے ،۔

Marfat.com
Marfat.com

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّہٗ ۔ یَدُاللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ ۔
اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ۔ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ ۔
وَنَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ ۔ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ رُوْحٌ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ۔
وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۔

حیف صد حیف ہے ان لوگوں پر جو کہ مومن و مسلم ہونے کا تو دعویٰ کرتے ہیں۔ اور عظمتِ انسانی سے بے بہرہ ہیں۔ انہیں خاک بھی پتہ نہیں کہ خود انسان نعمت عظمیٰ ہے۔ اور پھر پتہ نہیں کس نعمت کی تلاش میں سرگردان ہے قرآن مجید فرقان حمید نے کس قدر رازِ ازلی کو بے نقاب کیا ہے۔ وہ بھی انسان ہیں جو ان اشارات کو سمجھ کر دونوں جہان کے شہنشاہ اور ولایت کبریٰ سے سرفراز ہو گئے اور کائنات کیلئے مشکل کشاء۔ نور الہدیٰ حق نما ہو گئے۔ اور وہ بھی انسان ہیں۔ جو اس مقصد صحیفہ کو سینوں میں رکھ کر دونوں جہان کی خاک چھان رہے ہیں۔ یہ انسان نہیں بلکہ قرآن مجید نے ان کو سورۃ انعام میں ناطق حیوانوں سے بھی بدتر قرار دیا ہے لیکن وہ پھر بھی اس اشارہ ربانی کو نہیں سمجھے۔ مجھے ان لوگوں پر تعجب آتا ہے جن کو مرشد کامل بھی میسر ہے۔ اور تمام اسرار و رموز بھی ان کے سامنے بیان کر دیئے گئے۔ اور وہ اب بھی کہتے ہیں۔ حاضری نہیں ہوئی۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں مجھے پہلے یہ تو بتاؤ کہ غیر حاضر کون ہے تو ان کے پاس جواب سوائے اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ غیر حاضر تو پھر ان کا ایمان ہی ہے جو کہ ان اسرار و رموز پر قائم نہیں ہوا۔ ادھر ارشادِ خداوندی ہے۔ "جن لوگوں نے کہا رب ہمارا اللہ ہے"۔ یعنی صفت عین مظہر موصوف ہے یعنی امر ربی۔ روح ربی عین اللہ کی قدرت ہے

Marfat.com
Marfat.com

اس کا غیر نہیں۔ پھر ثابت قدم رہے۔ اس کلام پر یعنی اس راز پر اس ہدایت خداوندی پر اترتے ہیں، اوپر ان کے فرشتے اور آگاہ کرتے ہیں، مت خوف کھاؤ، اور مت غم کھاؤ۔ اور خوشخبری سنو، اس جنت کی جس کا وعدہ دیئے گئے ہو۔ ہم دوست ہیں تمہارے اس دنیا کی زندگی میں اور آخرت کی زندگی میں اب سے آگے کون سا راز تھا۔ جو خدا نے چھپا لیا۔ اور کون سی نعمت تھی جو آپ کے سپرد نہ کی۔ شرم کا مقام ہے کہ اتنی بڑی دولت خداوند قدوس نے دے کر اس کا حصول کا طریقہ بھی بتا دیا۔

اب جو لوگ دینی و دنیاوی احتیاج کا شکوہ کرتے ہیں وہ ظالموں کی صف میں ہیں، اور کاذبوں میں شمار کیئے گئے ہیں کہ سب دولت گھر میں آگئی، اور وہ دربار خدا تعالیٰ کا شکوہ کرتے پھرتے ہیں۔ انہیں کے بارے قرآن مجید میں ناشکرا کا اشارہ ہے۔" یہ لوگ خدا کے دشمن ہیں نہ کہ دوست یہ ہمیشہ اپنی خواہشات کے غلام اور بدحواس دونوں جہان میں ذلیل و خوار رہتے ہیں۔ اور دن میں کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے لعنت کا پیغام آتا ہے۔ مگر وہ گونگے، بہرے اور اندھے ہو چکے ہیں، ان قلبوں پر بے خبری کی مہریں ثبت ہو گئی ہیں۔ وہ نہیں رجوع کرتے۔ اور کتنے خوش بخت ہیں وہ لوگ جو حزبُ اللہ، اللہ کے گروہ میں داخل ہو گئے یعنی کسی کامل انسان سے مل کر اس رازِ قدیمی کو پا کر دونوں جہان کے بارے سرخرو ہو گئے اور ہمہ وقت قرب خداوندی کی نعمت سے سرفراز ہو گئے۔ یہی وہ لوگ ہیں۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۔ (احزاب)

Marfat.com
Marfat.com

باب دہم — حقیقتِ رُوح

احدیت جب وحدت میں ظاہر ہوئی تو نور اللہ نے اپنا نام نور محمدؐ ی رکھا۔ پھر وحدت سے واحدیت کا مقام پیدا ہوا۔ نور محمدؐ سے باقی ارواح پیدا ہوئیں۔ پھر ارواح میں سوال پیدا ہوا کہ روح کیا ہے۔ یعنی اپنی حقیقت کیا ہے؟ چونکہ اللہ بھی روح اعظم ہے تو روحِ اعظم نے باقی ارواح سے کہا آپ پہلے اپنا رب تسلیم یعنی پیدا کرنے والا تسلیم کریں۔ اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ۔ کہا۔ باقی ارواح نے سوائے چند ایک کے تمام نے قَالُوۡا بَلٰی کہا۔ پھر اللہ نے اس راز کو بتانے کیلئے یہ کائنات بنائی، اور پھر مٹی کا پتلا تیار کر کے ان تمام ارواح میں سے ایک کو اس ڈھانچے میں ارسال کر دیا۔

وَنَفَخۡتُ فِیۡهِ مِنۡ رُّوۡحِیۡ۔ اور پھر سب روحوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا، اس سے تمام ارواح کی عظمت وحقیقت واضح ہوگئی کہ دراصل یہ تمام ارواح میرا ہی حکم ہے، یعنی امر ربی۔ پس ظاہر ہو گیا کہ روح طاقتِ ربانی ہے۔ اس کا غیر نہیں ہے۔ لَا مَوۡجُوۡدَ اِلَّا اللّٰه۔ جن روحوں نے اس راز کو نہ سمجھا وہ کافر ٹھہریں، اور غفلت کے پردہ میں آکر جدائی کے جنگل میں ابھی تک پھنسی ہوئی ہیں۔ اللہ نے فرما دیا ہے میں نے عطا کیا تم کو ذکر تمہارا، اور تم اپنے ذکر سے یعنی اپنی ہستی سے انکار کئے بیٹھے ہو۔ مَنۡ عَرَفَ نَفۡسَهٗ فَقَدۡ عَرَفَ رَبَّهٗ۔

Marfat.com
Marfat.com

یعنی جس نے اپنی ذات کو پہچان لیا۔ اس نے اپنے رب کو پہچان لیا، اور پھر رب بھی صفاتی مقام ہے اللہ کا یعنی اللہ کے یکصد نام ہیں جن میں ننانوے نام صفاتی ہیں، اور اللہ نام ذاتی ہے۔ دراصل رب روح کا دوسرا نام ہے یعنی امر ربی۔ تو قرآنی واحادیثی براہین ودلائل سے یہ ثابت ہے کہ انسانی روح خدا کی قدرت ہے اس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔ مگر روح کے بھی مراتب ہیں مثلاً نباتاتی روح۔ جماداتی روح حیوانی روح۔ انسانی روح۔ مگر یہ یاد رکھیے کہ انسانی روح سب سے افضل روح ہے۔ اور پھر انسانوں میں جو صاحب معرفت روح ہے وہ انسانوں میں افضل ہے۔ یعنی ہر روح، روح ہے مگر ہر روح خلیفۃ اللہ نہیں۔ خلیفہ کا معنی ہی صاحب عرفان روح ہے، روح انسان کے اندر ایک رسی ہے اللہ کی جس کو خود خدا تعالےٰ نے حبل اللہ کے نام سے ارشاد فرمایا ہے۔ اسی رسی کو محکم پکڑنے کا حکم صادر ہوا ہے۔ تاکہ ہر انسان اسی رسی کو پکڑ کر اپنی معراج تک پہنچ سکے۔ روح مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ ہے روحِ انسانی بہت بڑا خزانہ ہے، اور یہ خزانہ خدا کا خزانہ ہے۔ یہ خزانہ ہر کسی کے پاس ہے مگر اس خزانہ سے لاکھوں۔ کروڑوں میں سے کوئی ایک واقف ہے۔ روح خدا کی قدرت ہے۔ روح خدا کی معرفت ہے۔ روح خدا کی شان ہے۔ روح خدا کا رسول ہے۔ روح خدا کا پیغام ہے روح خدا کا نور ہے۔ روح خدا کا ظہور ہے۔ روح خدا کا امر ہے۔ روح عین مظہرِ ذات ہے۔ روح کا دیدار عین خدا کا دیدار ہے، جس نے روح کو پالیا اس نے خدا کو پالیا۔ یہ بہت بڑا راز تھا۔ جو میں نے آپ پر افشاں کر دیا ہے۔

اِلَّا بِاللّٰہِ وَمَا تَوْفِیْقِیْ

Marfat.com
Marfat.com

باب گیارہ عمل حضوری روح

اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ ج

کیا نہیں دیکھا تو نے طرف رب اپنے کے کیسے پھیلایا ہے سایہ کو۔

وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا ج

اور اگر چاہتا کر دیتا اس کو ساکن۔

ثُمَّ جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيْلًا ۝ ۲۵/۲۵ پارہ ۱۹

پھر کیا ہم نے سورج کو اوپر اس کے نشانی۔

ثُمَّ قَبَضْنٰهُ اِلَيْنَا قَبْضًا يَّسِيْرًا ۝ ۲۵/۲۵ پارہ ۱۹

پھر کھینچ لیا ہم نے اس کو طرف اپنی کھینچنا آہستہ آہستہ۔

وَتَسْكُنُ يَا ظِلُّ وَالتَّعْنِيْ بِحَقِّ هٰذَا الْقُرْاٰنِ ۝

اور ساکن ہو جا اے سائے اور تابع ہو جا بطفیل اس کلام کے۔

طریقہ:۔ کسی ایک الگ کمرہ میں جس جگہ عام آمد و رفت نہ ہو شمالی دیوار میں بلب کمر کے پیچھے لگائیں، اور جنوبی دیوار پہ اپنے قد برابر سایہ کر کے گردن پر نظر جما دیں، اور یہ عزیمت ۳۶۰ مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل آنکھ بار بار نہ جھپکیں، بلکہ بالکل ہی پلک نہ ماریں۔ آپ کا سایہ جیسا کہ

Marfat.com
Marfat.com

آیت کے ترجمہ سے واضح ہے سکڑتا آئے گا حتیٰ کہ ایک نورانی صورت تیار ہو جائے گی، اور پھر وہی ہو بہو آپ کی شکل میں متشکل ہو کر آپ سے متکلم ہو گی اسی کا نام لامکانی صورت ہے اسی کو ہندی میں ہمزاد اور انگریزی میں ( ) کہتے ہیں. پس یہی آپ کی تکمیل ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

باب بارہ ولایت یا نبوت ازلی ہوتی ہے

ولایت یا نبوت کا مجاہدہ وریاضت سے کوئی تعلق نہ ہے۔ بلکہ یہ جس کو بھی عطا ہوتی ہے " وہبی ہے " نہ کرکسی مثلاً آدمؑ نے کون سی عبادت ریاضت یا مجاہدہ کیا تھا؛ نوحؑ سے لے کر پھر یوسفؑ۔ حضرت عیسیٰؑ تین روز کے تھے جب مریمؑ اپنے قبیلہ میں آئی، وہ لوگوں سے پنگوڑا میں متکلم ہوئے۔ اب اس نے کونسی عبادت نفلی یا فرضی یا دیگر اور اور وظائف کئے تھے۔

اسی نبی آخرالزّمان حضرت محمدؐ کے معجزات تولّد ہونے سے قبل ہی ظہور میں آنے شروع ہو گئے تھے۔ پھر بچپن کا بھی سب کو پتہ ہے۔

اب آیئے ولایت کی طرف حضرت علیؓ کی پیدائش کی کرامات دیکھئے۔ خانہ کعبہ میں ہوئی ہے، اور والدہ محترمہ کی تکلیف کے پیشِ منظر دیوار شک ہوگئی۔ کتنا بڑا معجزہ وکرامت ہے۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا رمضان شریف میں دودھ نہ پینا، اور حصول تعلیم کیلئے جاتے ہوئے ڈاکوؤں کے سرغنہ ڈاکو کو مسلمان کر کے شرفِ ولایت سے نوازنا۔ مجدد الف ثانیؒ کے متعلق حضرت باقی باللہ کی پیشگوئی کہ اس خطہ میں اتنا عرصہ بعد ایک ولی کامل پیدا ہوگا۔ جو وقت کا مجدد ہوگا۔

اب دور نہ جایئے میرے ایک رشتہ میں ماموں شاہ محمدؒ کے گھر میں

Marfat.com
Marfat.com

۹ لڑکیاں تھیں مگر لڑکا نہ تھا۔ اس کی بیوی مسماۃ امام سین نے جب کہ میری عمر ابھی دس گیارہ سال کی تھی، عید کے روز مجھ سے تین دفعہ کہلوایا کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہو میں نے تین دفعہ کہا، اور اس کے ہاں یکے بعد دیگرے چار لڑکے ہوئے جو ابھی تک بقید حیات ہیں۔ اسی طرح بچپن میں ہی لوگ مجھ سے جنوں کا علاج کروایا کرتے، اور ان کو شفا بھی ہوتی جبکہ میں ابھی جنوں کا فلسفہ بھی نہ جانتا تھا۔ اسی طرح دیگر اور بہت سے واقعات ہیں جو توحید کو سمجھنے سے قبل کے ہیں، اور پھر جب نقطہ توحید سمجھ میں آیا تو پھر تو بات ہی کچھ اور بن گئی۔ اب تو کُن اور فیکُون والا معاملہ ہوا۔ پس اگر تجھ پر یہ راز حقیقت افشاں ہو جائے تو، تو ارادۃً وہ کام سرانجام دے سکتا ہے جو ایک بے خبر انسان سے بلا ارادی ظہور میں آ رہا ہے۔ اسی بات کی تصدیق اس واقعہ سے واضح ہو جائے گی۔

عاشق رسول فنا فی الذات سرتاج اولیاء ازل و ابد حضرت طیفور شامی بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ۔ کے معنی منکشف ہوئے اور اپنی حقیقت کا علم و انکشاف حاصل ہوا تو جناب باری میں عرض کی کہ الٰہی میں اتنی مدت حیران و پریشان رہا تمام عمر مجاہدات میں صرف کی اب آنکھ کھلی تو دیکھتا ہوں کہ مجھ میں اور تمام مخلوق میں کچھ بھی فرق نہیں۔ ادھر اُدھر ایک حقیقت ہے۔ پس مجھ کو اس کوشش سے کیا فائدہ ہوا جبکہ میں کسی طرح کا فرق و امتیاز اپنے آپ میں نہیں پاتا۔ حکم ہوا کہ یہی فرق ہے کہ تجھ پر یہ بھید کھل گیا۔ اور دیگر اس سے محجوب ہیں۔ ورنہ خلقت سب کی ایک ہے۔

Marfat.com
Marfat.com

رباعی

ساقی وہی مے کش وہی مینا بھی وہی
گویا وہی شنوا وہی بینا بھی وہی
آدم وہی بندہ وہی مولا بھی وہی
ہے بھی وہی تھا بھی وہی ہوگا بھی وہی

*

فریدی ماہیا از کرخیؔ

ساڈے دن بابا ۔۔۔ وانگ مدینے دے دسے پاکپتن بابا۔
ٹھنڈی نانڈی چھاں بابا ۔۔۔ توں مینوں رب دسیا کیتا سجدہ تاں بابا۔
دھماں وِجگ پے گئیاں ۔۔۔ سب در چھڈ بابا تیرے در اُتے بہہ گئیاں
تیرے روضے دا نور بابا ۔۔۔ اساں تینوں وچ ویکھیا لوکاں واسطے دُور بابا۔
تیرے راہ وچ راہ بابا ۔۔۔ واصل ہویا ندی لگی توڑ نبھاہ بابا۔
تیرے رنگ وچ رنگ ہویاں ۔۔۔ نام میں تیرے دی بابا صاحب ملنگ ہویاں۔
تیری یاد وچ یاد بابا ۔۔۔ جدوں دا توں ملیا رہندی ہردم شاد بابا۔
قصے تیرے میں جوڑ دتے ۔۔۔ بھر بھر پور بابا تیرے دَر تے توڑ دتے۔
تیری شان قدیمی اے ۔۔۔ جنہاں تینوں رب منیا پایا رتبہ عظیمی اے۔
دتے پیر بنا بابا ۔۔۔ جنہاں شک کڈھ کے تے تینوں منیا خدا بابا۔

Marfat.com
Marfat.com

در آئے نوں موڑ داناں — بابا جی دا فیض وڈا خالی کسے نوں ٹور داناں

جگ سارا ای جاندا اے — بابا فرید سیوؑ ساڈے کرمی دے ہان والے

ایویں دنیا نہیں جھل پئی اے — تیرا در ربدا جتھے جنت کھل گئی اے

جگ سارا بھلا چھڈیا — جدوں دا کرمی تو بابے پردہ ہٹا چھڈیا

تیرا نام دھیائی جاندی — آئے سجناں نوں تیرا فیض پہنچائی جاندی

مہندی سگناں دی لائی اے — صورت تیری بابا اساں خوب پکائی اے

سائوں تیرا اے چا چڑھیا — او جیہڑے ہادی سوہنا جس باہنوں اے آ پھڑیا

دل تیرے نال جوڑ دتا — جس وچوں غیر دسے اساں شیشہ اوہ توڑ دتا

ویسی لے روں بابا — جس پاسے ویکھداہاں مینوں دسنائیں توں بابا

پانی لگ گیا باگاں نوں — بابے جگا چھڈیا میرے ستے ہوئے بھاگاں نوں

کوئی خبراں نے رات دیاں — پچھ لئے توں کرمی توں گلاں بابے دی جھات دیاں

ستے لیکھ جگائی جاندا — چوراں نوں پھڑ پھڑ کے بابا قطب بنائی جاندا

گلاں بابے دے ساز دیاں — نکراں والیاں نوں وسے ساز ۔ آواز دیاں

کوئی ڈھونگا اے کھوہ بابا — پردہ وجود والے رب وسدا اے روح بابا

کوئی بدلاں دی چھاں بابا — ہوندی دونویں پاسے اک مرضی گل بندی اے تاں بابا

کوئی ریتیگاں دو دھاریاں نے — ڈبیاں برساں دیاں بابے پل وچ تاریاں نے

کوئی تاڑی تے تاڑی اے — بابے نے کرمی دی لگی ازلاں دی یاری اے

دل جوت جگا لئے — نقشہ مرشد دا وچ من دے پکا لئے

ایہنوں کہندے نے سی حرفی — عشق فریدی دا دتا ماہیا بنا کرمی ۔

Marfat.com
Marfat.com

باب تیرہ ترتیب کائنات

نجم + رمل = جفر

آسمان + زمین = کونین

علم = عمل

علم اور عمل دونوں ایک ہی چیز ہیں. جس لفظ میں وہی حرف ہوں جو دوسرے میں ہیں ان کا مطلب ایک ہوتا ہے. مثلاً علم میں. ع. ل. م اور عمل میں ع. م. ل، دہاب. باہو. جادو. دوجا. السّلام وعلیکم، وعلیکم السّلام وغیرہ علم عین عمل ہے. عمل عین علم ہے. بشکل عمل ہے، جس نقطے سے معرض وجود میں آئی ہے، اس نقطہ، شعور کو علم کہتے ہیں. شعور یعنی علم ازل ہے. اس لیے ہر شے علم سے معرض وجود میں آتی ہے. جس آدمی میں شعور نہیں ہوتا وہ کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ اب آپ کے سامنے آپ کی اپنی ہی شکل موجود ہے اس میں تبدیلی لانے کیلئے علم کی ضرورت ہے، تاکہ اس کی حقیقت آپ کو نظر آئے. جب آپ اس شکل کو دوسری شکل میں لے جائیں گے تو یہ اس کی ابدی شکل کہلائے گی، ہر چیز کی ابتدا ازل ہوتی ہے اور انتہا ابد ہوتی ہے. جب انسان کسی چیز کی حقیقت میں جاتا ہے تو اس کا راز اس پر منکشف ہو جاتا ہے، اور وہ چیز زبان حال سے گویا ہو کر

Marfat.com
Marfat.com

عامل سے متکلم ہوتی ہے، اور اپنا تعارف بھی خود کرواتی ہے۔ اس طریقہ میں انسان کامل آلہ اور اس میں موجود طاقت دونوں کا کام خود سرانجام دیتا ہے۔ یعنی ساز اور سازندہ خود ہوتا ہے۔ اس کے برعکس سائنس کے ذریعے بھی چیزوں کا حال معلوم کیا جاتا ہے سائنسدان پہلے کروڑوں روپیہ خرچ کرنے کے بعد ایک آلہ تیار کرتا ہے پھر اس میں برقی یا ایتھری طاقت پھونکتا ہے۔ پھر اس سے کام لیتا ہے، مثلاً لاہور سے کراچی بات کرنے کیلئے ایک سائنسدان لاہور سے کراچی تک پہلے ٹیلی فون سسٹم تیار کرے گا۔ پھر اس میں برقی یا ایتھری طاقت ڈالے گا۔ تب جاکر بات کرنے کے قابل ہوگا۔ مگر اس کے برعکس ایک کامل انسان جس کو ولی اللہ کہا جاتا ہے، بغیر کسی دیگر ذریعہ کے لاہور سے کراچی تک اپنی روحانی طاقت سے بات کرسکتا ہے، جیسا کہ حضرت عمرؓ نے دو صد بیس میل کے فاصلہ پر ساریۃ الجبل یعنی پہاڑ جبل پر ساریہ سے بات کی۔ پس ثابت ہوا کہ سائنسدان بات کرنے کیلئے مادہ یعنی آلہ کا محتاج ہے، اور ایک کامل انسان اس مادہ یعنی آلہ سے لایحتاج ہے محتاج آدمی لایحتاج کے مقابلہ میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔ اور وہ لوگ کتنے ناقص العقل ( ) انسان ہیں جو کہ سائنس یعنی آلہ کو سائنسدان یعنی آلہ بنانے والے پر فوقیت دیتے ہیں۔ سائنس کو پوجتے ہیں، اور سائنسدان کو نہیں پوجتے۔ ان کو یہ شعور نہیں ہے کہ کوئی نئی چیز نہیں بنتی بلکہ ہر بننے والی چیز پہلے موجود ہوتی ہے مثلاً مٹی نہ ہو تو پیالی کیسے بنے۔ پانی نہ ہو تو بجلی کیسے بنے خالق نہ ہو تو مخلوق کیسے بنتی۔ پس ثابت ہوا کہ صنعت اور موصوف ایک ہی وقت سے ہیں۔ طالب اور مطلوب۔ عابد اور معبود۔ شاہد اور مشہود۔

Marfat.com
Marfat.com

مقصد اور مقصود. خالق اور مخلوق. سورج اور دھوپ ،معارف اور معروف ایک ہی وقت سے ہیں ،پس صاحب کمال انسان وہ ہے جس نے اپنی حقیقت کو جانا اور پھر اس حقیقت کو کائنات سے ٹیلی پیتھی کیا. پھر تسخیر کائنات کا حامل ہوا مگر یہ کام سوائے رہبر کامل کے سرانجام نہیں دے سکتا۔

"پانی اپنی سطح ہموار رکھتا ہے"

پانی بجلی ہے۔. بجلی برق ہے. برق براق ہے. براق جبرائیلؑ ہے.
جبرائیلؑ روح ہے. روح نور ہے.
لہٰذا نور اپنی سطح ہموار رکھتا ہے۔
ہر شئے اپنے اصل کی طرف مڑتی ہے. سے مراد ہر شئے اصل مقام رکھتی ہے. یعنی وزن. اب ہر روح نور ہے .صفتِ الٰہیہ ہے. صفت جب اپنے موصوف سے بصورت عبادت رجوع کرے گی تو اس میں موصوف کی آمد بشکل تجلی شروع ہوجائے گی، اور صفت میں "من الروحی" ، یعنی جوہر حیات بھرنا شروع ہوجا ئیگا. اور اس وقت تک وہ بھرتا رہے گا. جب تک کہ صفت اور موصوف کا پلڑا برابر نہ ہوجائے گا. یہاں برابر سے مراد دوئی کا دور ہونا ہے۔اور دونوں طرف ایک ہی کا در مقام مکمل ثابت ہونا ہے مثلاً ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه آدَمُ صَفِی اللّٰه۔ پلڑا برابر ہے چونکہ دونوں طرف موصوف ہے ،صفت صرف پردہ ہے جب چاک کیا موصوف نظر آیا۔ اب اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ہوگیا۔

Marfat.com
Marfat.com

باب چودہ

طریقہ بیعت برائے پیر طریقت

بیعت کرنے اور ہونے کا حکم از قرآن :-

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ
اَیْدِیْهِمْ ۚ سورۃ فتح

ترجمہ :- تحقیق وہ لوگ کہ بیعت کرتے ہیں تیری سوائے اس کے نہیں کہ بیعت کرتے ہیں اللہ کی، ہاتھ اللہ کا اوپر ہے ہاتھوں ان کے ۔

(۲) لَقَدْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ
مَا فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِیْنَةَ عَلَیْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِیْبًا ۙ سورۃ فتح

ترجمہ :- البتہ تحقیق راضی ہوا اللہ مسلمانوں سے جس وقت کہ بیعت کرتے تھے تجھ سے نیچے درخت کے یعنی کیکر کے پس جانا جو کچھ بیچ دلوں ان کے کے تھا پس اتاری تسکین اوپر ان کے اور ثواب ان کو فتح نزدیک کا ۔

(۳) یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا
یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْــٴًـا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ
وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ
فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ الممتحنۃ

Marfat.com
Marfat.com

ترجمہ:۔ اے نبیؐ جس وقت کہ آویں تیرے پاس عورتیں بیعت کرتی ہوئی اوپر اس بات کے کہ نہ شریک لاویں ساتھ اللہ کے کسی چیز کو اور نہ چوری کریں، اور نہ زنا کریں، اور نہ مار ڈالیں اولاد اپنی کو اور نہ بہتان لاویں۔ افترا باندھ کر درمیان ہاتھ اپنے کے اور پاؤں اپنے کے اور نہ نافرمانی کریں، تیری بیچ کسی حکم اچھے کے پس بیعت قبول کر ان سے اور بخشش مانگ واسطے ان عورتوں کے اللہ سے۔ تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۲) فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ پ۱۴ انبیاء

ترجمہ:۔ پس سوال کرو اہل ذکر سے اگر ہو تم نہیں جانتے۔

اب یہ راہ طریقت ہے جو کہ اللہ تبارک وتعالیٰ سے شروع ہو کر ہر انسان تک پہنچتی ہے۔ حضورؐ نے بیعت کی اللہ سے یعنی معاہدہ پیغمبری اور پیغمبر سے بیعت کی اصحاب کبارؓ عنہم نے اور اصحاب کبارؓ سے بیعت کی دیگر مسلمانوں نے۔ مثلاً حضورؐ کے خلفا حضرات سے یہ سلسلہ طریقت در مقام ولایت جاری ہے۔ حضرت علیؓ نے بیعت کی حضورؐ کی اور حضرت علیؓ سے بیعت کی حسن بصریؒ اور حسن بصریؒ سے بیعت کی حبیب عجمیؒ اور حبیب عجمیؒ سے بیعت کی داؤد طائیؒ اور داؤد طائیؒ سے بیعت کی معروف کرخیؒ نے اور معروف کرخیؒ سے بیعت کی سری سقطیؒ نے اور سری سقطیؒ سے بیعت کی جنید بغدادی نے اور یہ سلسلہ بیعت اس طرح سے جاری وساری ہے، اور ہر ایک مرید کے اپنے پیر تک پہنچتا ہے۔

طریقۂ بیعت :۔ مرید مرشد کے دونوں ہاتھوں میں اپنے دونوں ہاتھ دیکر

Marfat.com
Marfat.com

دو زانو بیٹھ کر یہ پڑھے، اور مرشد یہ پڑھائے یعنی مرید مرشد کے ہاتھ پر گناہوں سے اجتناب کرتے ہوئے یہ حلف دے۔

مرشد:- لَآ اِلٰہَ نہیں کوئی موجود اِلَّا اللّٰہُ سوائے اللہ کے
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ محمد مظہر خدا ہیں۔

تین دفعہ یہ اقرار کرے۔ پھر۔ یا اللہ میں سچی بیعت کرتا ہوں، اور سچی توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ کوئی گناہ نہیں کروں گا۔ احکام شرعی بجا لاؤں گا۔ یا اللہ میرے پچھلے گناہ معاف فرما، اور آئندہ گناہ کرنے کی توفیق نہ دی جائے۔

ابتدائی طریقۂ ذکر:- مرید تنہائی میں بیٹھ کر ذکر نفی۔ اثبات یوں کرے۔

پہلے **تصور شیخ** کی طرف دھیان مرکوز کرے، اور پھر لَآ اِلٰہَ سے اپنی صورت کی نفی کر کے اِلَّا اللّٰہ کہہ کر اپنی صورت پر مرشد کی صورت کو محیط کرے۔ جب وجود پر ذکر کے اثرات ظاہر ہونے لگیں، تو پھر کہے مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ تین دفعہ اور اسی ذکر میں سو جائے۔ چند دنوں میں ایسے ذکر والے پر اسرار ربانی ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

Marfat.com
Marfat.com

باب پندرہ چہل کاف

چہل کاف سے مراد حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے وہ تین معرکہ آرا، اشعار ہیں جن کو پڑھ کر انسان کے دل میں ایک لاتعین نور پیدا ہوتا ہے چونکہ یہ اشعار نہایت ہی فصیح و بلیغ شکل اور ادق ہیں اس لئے ان کا ورد کرنے سے پہلے کسی کامل سے ان کو سمجھنا ضروری ہے۔

طریقہ عمل:۔ کسی الگ مقام پر بیٹھ کر رات کے بارہ بجے کے بعد تصورِ شیخ یا اسم اللہ ذات میں مستغرق ہو کر اکتالیس دفعہ ان کا ورد کیا جاتا ہے اور اکتالیس روز کا ہی ان کا چلّہ ہے۔ دورانِ عمل حضور غوث پاک اور خواجہ خضر علیہ السلام کی بمعہ مؤکلات زیارت ہوتی ہے اور دونوں بزرگان ہدایت کیلئے کچھ اسرار و رموز بھی بتاتے ہیں۔

(۱) پہلا شعر

كَفَاكَ رَبُّكَ كَمْ يَكْفِيكَ وَاكِفَةً

كِفْكَافُهَا كَكَمِينٍ كَانَ مِنْ كَلَكٍ

ترجمہ:۔ اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت سخت مصائب سے کفایت کرتا رہا ہے۔ اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفایت کرے گا۔ کہ جنگی بازگشت (یعنی واپسی) یا استادگی (یعنی رکے رہنا) بھاری لشکر کے گھات

Marfat.com
Marfat.com

لگانے کی مانند ہے۔

(۲) دوسرا شعر

تَکَرُّ کَرًّا کَکَرِّ ا تَکَرِّ فِیْ کَبَدٍ
تَحْکِیْ مُشَکَّکَۃً کَلُکْلُکٍ لُکَکٍ

ترجمہ:۔ وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یکجان ہونے میں ایک بڑی موٹی رسی کی لڑیوں کی مضبوطی اور ان کے یکجان ہونے کی مانند ہیں اور وہ مصیبتیں اپنی تیزی، تندی، دلیری اور سختی سے ایک ایسے بھاری مسلح، نیزہ زن لشکر کی مانند ہیں جو اپنی جسارت، طاقت اور یکجان ہونے میں ایک فربہ، جوان اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں۔

(۳) تیسرا شعر

کَفَاکَ مَابِیْ کَفَاکَ الْکَافِ کُرْبَتَہٗ
یَا کُوْکَبًا کَانَ یَحْکِیْ کَوْکَبَ الْفَلَکِ

ترجمہ:۔ اے میرے دل جسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں، اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ ہے۔ خدائے تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفایت کی۔ جو مجھ پر نازل ہوئی تھیں، کفایت کرنے والے خدا نے تجھے تیرے رنج و تکلیف سے کفایت کی۔

Marfat.com
Marfat.com

باب سولہ مُشدرہ

اس کلام میں مولائے کائنات حضرت کرم اللہ وجہہ نے ایک راز کو طشت از بام کر دیا ہے۔ اہل یقین کے نزدیک یہ کلام سیف الرحمٰن ہے۔ اس کلام کو آپ دنیا کی کسی کتاب میں بہت کم پائیں گے۔ اہل ذوق کیلئے ایک دولت بیش بہا پیش کر رہا ہوں۔ امید واثق ہے کہ ہر اہل ذوق اس سے مستفیض ہوگا۔

طریقہ عمل:۔ کسی الگ کمرے میں یا آبادی سے باہر جنگل میں بیٹھ کر رات کے کسی حصہ میں اکتالیس یوم اکتالیس مرتبہ پڑھا جائے۔ لیکن چلہ شروع کرنے سے پہلے کچھ نیاز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روح مبارک کو ایصال کی جائے۔ اور چلہ ختم ہونے پر بھی ایسا کیا جائے۔ نہایت مجرب ہے۔

مُشدرہ

مردان شاہ علی ضرب زور سے لگا ۔۔۔ گئے بات پر سوار ہوئے آپ شاہنشاہ
اَللّٰہ لَا اِلٰہ کو پڑھا پیر مرتضیٰ ۔۔۔ سَنجو اللّٰہ کی اُناں آپ لئی رگا
اَلتَّحِیَاتُ لِلّٰہِ کی ڈھال ہوئی سی عطار ۔۔۔ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ شمشیر لئی لگا
لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ کٹار سان لگا ۔۔۔ قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ کا نیزہ دست میں پھڑا
قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کی کمان ہے صفا ۔۔۔ یَا اَیُّھَا الْمُزَّمِّلُ ترکش میں تیر باد
وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ گزر آپ کی اِلا ۔۔۔ مومنین سے کمر باندھ کر تیار ہو کھڑا

Marfat.com
Marfat.com

اَنْ لَا اِلٰہَ کو پڑھ کر جبرائیل کو بلا ‏— مَادِنْلَا اِلَّا اَنْتَ میکائیل جی بھی تھا

سُبْحٰنَکَ اسرافیل جلدی سے پھیرا یا ‏— اِنِّی کُنْتُ عزرائیل یا علی دی دھا

مِنَ الظّٰلِمِیْنَ یا کلکا یا بدھو مددا ‏— محمدؐ جی اسم اعظم پڑھ کر پشت میں ہوا تھا

خواجہ اویس قرنی سب نبی کے یار تھا ‏— خواج خضر آئے ہیں جو بحروں کے ملاح

چڑھے محی الدین جو غوثوں کے بادشاہ ‏— فرید شکر گنج خواجہ قطب کو بلا

آدم تے نبی نوح ذکر شیث کا بھی تھا ‏— یعقوب اتے ادریس حضرت یوسف بھی نال تھا

موسیٰ توریت سشتر میں عاصا کو پکڑا ‏— عیسٰے انجیل لائے حضرت یونس کو نال لا

سلیمان بھی زبور لے داؤد آگیا ‏— تُرت چڑھے حضرت ابراہیم اسماعیل نال تھا

چڑھے ہیں سب مرسل محمدؐ کا حکم تھا ‏— دُلدُل پر سوار ہوئے آپ شاہ لَا فتیٰ

کفر کے بلی ست ہے رستم بھی کام تھا ‏— محمودی کو قید کیا جو جنوں کا بادشاہ

راون مشندر شاہ شرف کو باندھ لا ‏— جرتھ گورو گورکھ ناتھ بو علی کافرا

کَفَاکَ چہل کاف پکڑ رام کو بلا ‏— ستیا کو لاؤ پکڑ رام کے سوا

دَہ سِرْ کو کیا قید جو لنکا میں رہتا تھا ‏— بارہ امام نال ہے حضرت الیاس چڑھے وَہا

جوگی اسماعیل رام چندر کو قید کر دیا ‏— دُھنت بھیم سائیں عیسیٰ ماہو کو پکڑا

لونا چماری کارکاں پکڑ دھرت میں دبا ‏— جو اللہ کو نہ مانے اس کو مار وُدھا

نانک تے مردانہ پکڑ دیویاں کو لا ‏— تارو کو سبھی جوگناں کل کو زنجیر یا

بھیروں سب کو قید کر دیا ‏— چھ راگ چھتی راگنی حضور میں بلاد

جنتر کی تارن سبھی نار تقیں ہٹا ‏— جادو۔ مسان کیل سب جڑیاں کو لا

کالے علم کو بن شہ میڈا کو پکڑ لا ‏— اُتو بدن باندھ گنڈا تعویذ پا

Marfat.com
Marfat.com

منتر سبھ کو بن سبھی تنتر کو بیچ پاء
جادُو جل کو بھی مڑیاں کی خاک پاء

بیداحمد کبیر سب ڈیناں کو باندھ لا
کھیل سبھی بن مدار کے مدا کا

جنید پیر تاپ سبھی قید کر دیا
باشک کی وِس بن بھی گُگّے کا زور لا

سُبتوں سبھی دانان کو اُناں قید کیا
سُبتوں کی زہر۔کیل بچھو کی طرف جاء

بھَن اس کا پکڑ بن ڈنگ سبھی جیز کا
حضرت سلیمان بیٹھا تخت پر سبھی پر یونکی طرف جاء

دیو جن بھوت پری سب چڑیلوں کو باندھ لا
سائے میں سب کو باندھ جو گئے بات میں رہا

نظر اور پٹار ایک پلک میں ہٹا؛
بیماری سب دفعہ کر درود پڑھ بسم اللہ

مدد میری پیر دستگیر بادشاہ
بندرق اور توپ سبھی باندھ دے کلا

نیزہ اور تلوار گرز سب باندھوں کو باندھ لا
ہتھیار جو زمین میں رہا

رضا کو کہو الحمد للہ رب العالمین۔ آمین۔ آمین

Marfat.com
Marfat.com

منقبت

درشان قطب الاقطاب حضرت خواجہ فریدالدین مسعود گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

دنیاں تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
ولیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں ماردیاں

جہڑے پاکپتن وچ آندے نے
اوہ ولی مراداں پاندے نے
جھٹ چوروں قطب ہوجاندے نے
ویکھ تجلیاں اس دربار دیاں

دنیاں تے جنتاں............
ولیاں نے ڈیرے...........

کھلا رحمت دا دروازہ اے
ایہدی بخشش بے اندازہ اے
ایہدا پیر غریب نوازہ اے
کوئی حداں نہ انت شمار دیاں

دنیاں تے جنتاں............
ولیاں نے ڈیرے............

ایہہ ولیاں دا سردار بابا
نالے دو جگ دا مختار بابا
ہر دکھئے دا غم خوار بابا
گلاں کردا اے بہت پیار دیاں

دنیاں تے جنتاں............
ولیاں نے ڈیرے............

Marfat.com
Marfat.com

دعوتِ حق

اے انسان باصفت رحمان میرے اس پیغام کو گوش ہوش سے سن۔ جو پوری دنیا کے انسان کیلئے پیغام ہے۔ جس میں ہر مذہب اور فرقہ شامل ہے۔ اور وہ پیغام کیا ہے۔ وہ پیغام یعنی "دعوتِ حق" ہے۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" جس کی "آدم صفی اللہ" سے لیکر "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" تک تمام انبیاء عظام نے اسی کلمہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی دعوت دی۔ دعوت دینے والا کون ہے؟ آدم صفی اللہ۔ دعوت کس کی دیتا ہے؟ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ نوح نجی اللہ دعوت دیتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ ابراہیم خلیل اللہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ اسماعیل ذبیح اللہ دعوت دیتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ داؤد خلیفۃ اللہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ موسیٰ کلیم اللہ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ عیسیٰ روح اللہ دعوت دیتا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ دعوت دیتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی۔ یہی تمام مذاہب ہیں اور یہی شریعتیں ہیں۔ اور اب یہی فرقے ہیں۔ اگر لمحہ فکر میں محو ہو کر دیکھا جائے تو تمام مذاہب اور تمام فرقوں کا نصب العین ایک ہی ہے اور وہ ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ہے۔ اور اسی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تلقین قرآن مجید فرقان حمید نے یوں ارشاد فرمائی ہے:۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔ آلِ عمران

Marfat.com
Marfat.com

ایہدے روضے دی لاٹ نورانی اے ایہدی صورت عین رحمانی اے
ایہدا ہونا لامکانی اے ایہہ صفتاں نے رب غفار دیاں
دنیاں تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
ولیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں مار دیاں
ایہدا لقب تاں گنج شکر دا اے ایہہ شافی روز حشر دا اے
ایہدا تیر ناں تیر نظر دا اے گلاں کر گئی وے نزدار دیاں
دنیاں نے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
ولیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں ماردیاں

Marfat.com
Marfat.com

مترجمہ: "اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ کے اکٹھے (یعنی تمام انسان) اور مت متفرق ہو۔ اور یاد کرو نعمت اللہ کی (یعنی امر ربی یعنی روح ربی جو سب انسانوں میں مشترک ہے) اوپر اپنے جب تھے تم دشمن پس الفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس اس وجہ سے ہو گئے تم آپس میں بھائی بھائی"

یہ ارشاد خداوند کریم نے کسی مذہب یا فرقے کیلئے مخصوص نہیں کیا بلکہ کل عالم انسان کے لئے ہے۔ اگر تمام انسان اسی ایک مقدس ارشاد کو سمجھ جائیں تو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھے ہونا ناممکن نہیں جبکہ حقیقت میں سب کی ہدایت و نہایت ایک ہی ہے۔ ایک ہی مقام سے آئے ہیں اور ایک ہی مقام پر اکٹھے ہونا ہے اور وہ مقام ہے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" تو پھر یہ چند روزہ زندگی میں کیوں مذاہب اور فرقوں کی بھینٹ چڑھ کر اپنے اعمال کو ضائع کریں۔ اے انسان تو لاشعور سے شعور میں آیا ہے، اور شعور سے پھر لاشعور میں چلا جائے گا۔ اس جہان کی ساری کارکردگی تیرے کسی کام نہیں آئے گی سوائے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے تو اس نعمت عظمیٰ کے راز کو سمجھ اور اسی میں گم ہو کر میں تو والا چکر ختم کر اور خود بھی سمجھ جا، اور دوسروں کیلئے بھی ناخدا بن جا تاکہ تیری اس کاوش سے لاتعداد بھولے بھٹکوں کی بھلائی ہو سکے۔ تو آج سے یہ عزم صمیم خداوند قدوس کے ساتھ کر رہا ہوں کہ میں سب سے بڑا اور سب سے اہم کام اس دنیا میں "پیغام حق" کو سمجھوں گا۔ اور اپنی جانی و مالی قربانی دے کر اس اپنے منشور کو اپنی لامحدود آواز کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلاؤں گا تاکہ پوری دنیا کا انسان اس پیغام کو سن کر اپنا پیغام سمجھے، اور اپنے حقیقی معبود کی طرف راجع ہو کر اپنے مقصدِ اتم کو پہنچے اور کونین کی نعمتوں سے سرفراز ہو کر دونوں جہاں میں مشعل کا کام

Marfat.com
Marfat.com

کرے۔ اسی مفہوم کو شاعرِ عرب و عجم، مفکرِ اعظم مردِ حق علامہ محمد اقبالؒ نے یوں ارشاد فرمایا ہے۔

یہی مقصودِ فطرت ہے یہی رمزِ مسلمانی
اخوت کی جہانگیری محبت کی فراوانی
بتانِ رنگ و بو کو توڑ کر وحدت میں گم ہو جا
نہ تورانی رہے باقی نہ ایرانی نہ افغانی

وَمَا تَوْفِيْقِىْ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔

Marfat.com
Marfat.com

مَنْ نَظَرَ اِلٰی قَصِیْدَتِہٖ لِیَسْمَعَ وَکَلَامَہٗ یَحْشُرُہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مَعَ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ۝

جو کوئی نظر کرے اس کی نظم پر سنے اور اس کی کلام سے اللہ تعالیٰ اس کا حشر نبیوں اور رسولوں کے ساتھ کرے گا

سی حرفی

مصنّف

حضرت معروف کرخی

Marfat.com
Marfat.com

مکمل و حقیقت پر مبنی

سی حرفی (پنجابی)

دیباچہ جس میں حضرت معروف کرخی شمس العارفین قدوۃ السالکین قدس سرہٗ کے تیس حروف پر مبنی ابیات پنجابی نہایت تجسس سے جمع کئے گئے ہیں۔

مقام مصنف در دریائے ملکوت ہمائے اوج لاہوت، شمس العارفین قدوۃ السالکین شیخ المشائخ فنافی اللہ بقا باللہ جملہ سلاسل قادری۔ نقشبندی۔ چشتی۔ سہروردی فیض سے معمور ہیں۔ جنہوں نے بعد تکمیل تصوف بہت سا کلام لکھا اور مجالس خاص کے موقع پر احباب و عقیدتمندوں کے گوش گزار کرتے رہے۔ جس کو توحید کے پروانوں اور تشنگان چشمۂ معرفت نے اپنے قلوب میں جگہ دیتے ہوئے حضور پُر نور سے اس بیش بہا دولت کلام کو کتابی شکل میں دیکر عام و خاص کو فیضیاب کرنے کی خواہش ظاہر کی تاکہ ہر طالب حق اس نعمت سے قلبی تسکین حاصل کر سکے۔

اس مجموعہ کلام کی اشاعت کیلئے خلیفۂ اعظم حضرت صوفی بشیر احمد صاحب ایم۔ اے (سیاسیات) ایم۔ ایڈ ہیڈ ماسٹر نے بروئے سرکار حضرت معروف کرخی لب کشائی کی۔ جس کی تائید حضرت صوفی محمد اشرف ایم کام لیکچرار۔ حضرت شیخ مشتاق احمد ایم۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی (ڈی۔ ڈی۔ ایس۔ پی) راولپنڈی، حضرت محمد شفیع ایم۔ اے، ایل ایل بی ایڈوکیٹ راولپنڈی اور حضرت راؤ محمد اسماعیل صاحب بی۔ اے، ایل۔ ایل۔ بی ایڈوکیٹ وہاڑی نے نہایت عجز و انکساری سے کی جو دربار عالیہ میں منظور ہوئی۔

بعد ازاں ملک فیاض احمد سٹینو اے۔ سی آفس دیپالپور نے اپنا فن خوشنویسی استعمال کر کے کلام کو یکجا کر کے چھپوانے کی گراں ذمہ داری اٹھا کر شرف عظیم حاصل کیا۔ اس طرح پہلا ایڈیشن شائع ہوا۔

منگوانے کا پتہ

وہاڑی بک سنٹر — اقبال روڈ۔ وہاڑی

Marfat.com
Marfat.com

سی حرفی

الف آپ نوں آپ بنان بدلے استعمال کیہڑے کاروبار کردا
کون بنیا تے کہنوں بناونا سی واللہُ خَیرُ الماکرِین دسو کے جگت تے پروردگار کردا
جدوں لاشریک فرما دِتا ہن تیار کہڑا تواں یار کردا
آیا روپ در روپ سی ایہہ کرمی کم اپنے آپ سرکار کردا

الف آکھ کے نہ دگو بیٹھیں پاویں ہتھ نہ عشق دے سازتائیں
کِتے بیٹھ نویکلا فکر کرکے پھیر طلب کریں ایہدے رازتائیں
ایہدی وچ جہان دے مثل ایویں پاوے ہتھ نہ چڑی جیوں بازتائیں
کرمی صاحب بھلایا سی رب دو جاتائیں پالیا ہم رازتائیں

الف آکھاں بیٹھ توں کول میرے تینوں غیر دا ہوش بھلا دیواں
نالے صحیح کراں ازل ابد تیری جام وحدت دا تینوں پلا دیواں
روز پڑھیں نماز پھر فیض ناہیں ایہہ راز بھی تینوں سمجھا دیواں
کرمی ہو کے کریں سجے وصل میرا دونہاں جہاناں توں جان چھڑا دیواں

Marfat.com
Marfat.com

ب بانصاف نہ تولیا توں اَقیمو الوزن بالقسط تاہیں رہیا محروم توں یار کولوں
وچ خودی گمان دے رہیا پھر دا یار لبھناں سی تینوں پیار کولوں
جس دی جگ جہان تے روشنی ایں پائی گل نہ اوس دربار کولوں
جیہڑے کرمی ہکار نوں پا جاندے نفع لبھ دے ناں دنیا دار کولوں

پ پیر تاں ہے تقدیر تیری ایدوں اگاں کیہڑی تقدیر ہے جی
نقطے خاص دے وچ ہے گل میری کیویں سمجھ سکے بے پیر ہے جی
جس کیتی تحقیق فناہ فی اللہ اوہو پیر سچا دستگیر ہے جی
کرمی کیتے ویکھاں جے میں رب ویکھاں وچ قرآن تاں شی قدیر ہے جی

پ پڑھ تکبیر ذبیح والی جے کر یار دی رمز نوں بھیا ای
پاکی وچ توں جہات نہ کدے ماری ہتھ کھبا بدنام کر چھڈیا ای
نہاں طلب پوری ہوئی جہلا اٹھے کوئی ان دے نال نہ رجیا ای
کرمی باجھ نہ ہو وناں وصل تینوں ڈنکا وچ جہان دے وجیا ای

پ پھڑ کے گروتے ہو بیدار جاویں پیا کھڑک دا ہوش دا ٹل ہے جی
چتی ذات دی پکڑ نہ ہو دوجا ایتھے ہور مقام دی گل ہے جی
جنھاں یار دی رمز نوں پا لیا اوہناں واسطے اج ہی کل ہے جی
سنگ کرمی دا کر کو سنگیا اڈے بیتے حل در حل ہے جی

Marfat.com
Marfat.com

ت تک کے زُلف محبوب دی نوں میں تاں شوق دے نال نہال ہویاں
ماماں واسطے میں کنگال پھردی اصل وچ یارو مالا مال ہویاں
منزل ازل توں ابد نوں پان بدلے رنگ کالیوں میں لالو لال ہویاں
فتویٰ دیہن کرخی جدا رہن والے میں تاں یار دے نال وصال ہویاں

ت تک کے یار دی جھات تائیں پھیر اوکھیاں کرن دلیریاں اوڑے
جہنوں لبھ دا پھریں آسمان اُتے اوتاں خود حقیقتاں تیریاں اوڑے
اِک اِکّا ہو کے ویکھ بیٹھا چھڈ دے توں تیریاں میریاں اوڑے
جھال فقر دی کرخی بہت اوکھی جیویں کیڑی دے سر پیریاں اوڑے

ت ترک کر کے دنیا داریاں توں پھیر یار دے ول دھیان پانویں
وچوں خودی گمان نوں کڈھ کے تے پھیر آپ نوں آپ انسان پانویں
سونا پاریوں بندا جیویں ویکھیں ایویں آپ توں رب پہچان جانویں
کرخی چھڈ امید توں اگاں والی ایسے جگ تے رب رحمٰن پانویں

ث ثابت ہے نفی اثبات کرنا جس دے باجھ ناہیں مسلمان ہوندا
کلمے وچ فناہ بقا یارو کیوں نیئں ایہدے ول دھیان ہوندا
کیتی کدی مطابقت نہ توں ایہدی تائیں کامل نہ تیرا ایمان ہوندا
کرخی کلمے دی جناں پہچان کیتی جسم اوناں دا نئیں ویران ہوندا

Marfat.com
Marfat.com

ج
جگ دے وچ میں رب ڈٹھا ویکھی صورت تاں نظر انسان آیا
ایس گل دے وچ نہ شک کوئی اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ وچ قرآن آیا
صورت سب صورت میئوں دس پیا مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ دا جدوں بیان آیا
ہن دس میئوں رہیا شک کی اے ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَارَیْبَ فِیْہِ سے کرخی فرمان آیا

چ
چاک کر کے ویکھ جسم تائیں ہووے پنجاں دی پھیر پہچان تینوں
جسم اُمن والا تیھر نظر آوے دس پووے وچہ روح سلطان تینوں
جیہڑا وچ مکان دے رہن والا اوتاں نظر دا لامکان میئوں
لامکان ہی وارث مکان والے کرخی کھول کے دساں قرآن تینوں

ح
حق دا حق پرچار کردا بھانویں کھول کے ویکھ قرآن تائیں
حق باجھ نہ حق نوں پاوے کوئی بھانویں پچھ لیئے باہو سلطان تائیں
حق بناں کیویں حق بھیس تو بھانویں ڈھونڈ دا پھریں جہان تائیں
وصل تداں پانویں جے توں ہوویں کرخی پا مکان تائیں لامکان تائیں

خ
خبر کی یار دے وصل والی جناں یار نوں یار نہ جانیاں ایں
پتا کیویں پانویں جے نہ ہونویں پتا توں تاں پیار نوں پیار نہ جانیاں ایں
بل وچ بیٹھا غوث قطب کردا ایس سرکار نوں سرکار نہ جانیاں ایں
بل دی آس جتھے سدا آسیاں نوں کرخی اوس دربار نوں جانیاں ایں

Marfat.com
Marfat.com

د درد والی گجھی رمز ہوندی نہ طبیب جانے نہ حکیم جانے
بناں رب دے کرے کلام کیہڑا قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّی ایہدی طور تے گل کلیم جانے
وزن ملن ویلے درد ہوندا اے بھلا ایس نوں کوئی حلیم جانے
جیہڑی قالب نوں قلب تصدیق کردی کرمی اوس نوں قلب سلیم جانے

ذ ذرے توں ہے گزران میری تاہیں نقطہ میں سداوندا ہاں
نقطے وچ میں حرف نوں کراں پختہ الفوں میم میں خود بناوندا ہاں
سُن والیاں نوں وساں کھول سینہ الم نشرح لک صدرک آیت فرماوندا ہاں
جیہڑا نال میرے کرمی میل کردا اوہدی ترت نجات کراوندا ہاں

ر رُت دی خبر میں پان بدلے رُتو رُت ہویا ماسے ماس ہویا
مینوں دِسی بہار سی اوس ویلے لوکاں واسطے جدوں میں ناس ہویا
ہتھیں لاہ کے دتی میں کھل یارو دل وچ نہ ذرا وسواس ہویا
کرمی تائیوں میں ایڈا مقام پایا جس نوں دیکھ کے جگ ہراس ہویا

ز زیر کیتی ماہی منظر پا کے رہی ہوش نہ سُرت سنبھال مینوں
گل مرن تے جیون دی رہیا کردا موتو قبل انت موتو رب زندگی دتی کمال مینوں
کیویں من لواں دنیا بادشاہ ہے الدنیا جیفۃ طالبہ کلابٌ نبی دسدا پیا کنگال مینوں
کرمی ہو کے میرا توں دیکھ کمال لوئے کراں دو جگ وچ نہال مینوں

Marfat.com
Marfat.com

س — سنگ دے نال ہے سنگ کرنا باہروں ہور کیہڑا سنگی بھناں ایں
جدوں مرشد تے وقت مقام آوے کدی پیر ناں بجھ کے دب ناں ایں
بھلا دس کہاں سوہنا للہ باہجھ یاراں وچ جگ دے بھیڑیا سجناں ایں
تیری کرتخی نے موت مکا دتی ہن مرن کولوں کاہنوں بھجناں ایں

ش — شک دے وچ نہ گل میری گل نال قرآن میں میل دتی
صورت وچ ہے صورت نوں صحیح کیتا من عرف نفسہٗ نال انسان میں میل دتی
ہوئی حکمت ہے وچ قرآن جیہڑی اوہو نال جہان میں میل دتی
رہی اتر دی عرش توں وحی جیہڑی کرتخی نال زبان میں میل دتی

ص — صورت ہے وچ قرآن تیری ذرا کھول کے صفحہ قرآن ویکھیں
جیہڑا جگ تے میل کرا دیوے یَا اَیُّہَا الْمُزَّمِّلُ کھول بیان ویکھیں
جس نے صورت نماز درست کیتی اوس محمد دی شان انسان ویکھیں
کرتخی لا محدود، محدود وچ نے قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ دی کرچھپان ویکھیں

ض — ضرب خلیل دی کرد والی جتاں جھل لئی اے پابتا، بیٹھے
حکم رب دا حکم خلیل والے تاہیں اسماعیل بجا بیٹھے
کیہڑا خبر دے باہجھ دوہنیاں اسماعیل خلیل جو پا بیٹھے
جے کر ذبح اوتھے کرتخی ہویا دنبہ کلمے وچ کیوں نئیں لکھا بیٹھے

Marfat.com
Marfat.com

ط طلب جنوں ایتھے رب دی اے پھر سے صورتاں نال پیار کر دا
جس صورت توں ہے انکار کیتا ہو کے لعنتی وچ سنسار پھر دا
تسجدُ ولِنبی آدم وچ قرآن آیا پھیر کاسنوں توں انکار کر دا
کرخی صورت دے وچ بے صورت بیٹھا ہر اک دے نال گفتار کر دا

ظ ظلم نہ کریں مخلوق اتے جے کر رب رسول دی لوڑ تینوں
خالق وچ مخلوق دے انج رہندا سورج دھپ دا وسدا دیاں جوڑ تینوں
ذرا کھول کے ویکھ توں اکھ تائیں بولیں آپ پیا دسیں ہور مینوں
وفی انفسکم افلا تبصرون دی کیتی تحقیق کرخی تاہیں لبھ گیا میرا چور مینوں

ع عین ہے روشن جہان اُتے سارا رب دا نور ظہور میاں
فاینما تولو فثما وجہ اللہ وچ ہے قرآن آیا تیرے وچوں نہ گیا فتور میاں
کڈھ غیر نوں اپنے آپ دچوں باقی رہے پھیر رب غفور میاں
کل اپنی وچ تصدیق کیتی کرخی ہو گیا تاں منظور میاں

غ غیر دے نال کی کم تیرا جے عین دے وچ ہی غین پاویں
اک نقطیوں یار ونجا بیٹھوں نقطہ دور کر کے نورالعین پاویں
جیہڑا رب دے کول توں توڑنا ایں پھیر کاسنوں لڑے وین پاویں
کرخی اکھ دا ہوش دے وچ آجا دنیا نال جھوٹے لین دین پاویں

Marfat.com
Marfat.com

ف فقر دے قدماں دی خاک ہو جا جے کر لبھنا ای اوہدے راز تائیں
بھن جسم نوں پھیر اوہ جوڑ دا اے خاص الخاص جانے اوہدے راز تائیں
اکو جان تیری فقر لوڑ دا اے منگے کدے نہ نذر نیاز تائیں
کرمی باجھ نہ ہوگ نجات تیری پیا وسدا اے ہمراز تائیں

ق قلب دے وچ مقام ساڈا اوہ جان دی تینوں سمجھا دیواں
قلب عرش تے رحم ہے فرش ساڈا ھُوَ الَّذِی یُصَوِّرُکُمْ فِی الْاَرْحَامِ کَیْفَ یَشَاءُ وی نال فریاد دیواں
اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّومُ سدا ہے قائم زندہ شان کرسی دا تینوں دکھا دیواں
میرا ہو کے کرمی جے کول آویں چوداں طبق دی سیر کرا دیواں

ک کلی کیتیاں عشق ماہی رہی ہوش نہ اپنے آپ مینوں
جنوں یاد کراں اوہوی یاد کردا ذکر نظر آیا وڈا پاپ مینوں
وساں کھول کے آیت قرآن وچوں فَاذْکُرُونِیْ اَذْکُرْکُمْ فاذکر اللہ بھل گیا ہے جپ تے جاپ مینوں
دس دیاں حقیقتاں اے کرمی بیٹا نظر آیا اصل باپ مینوں

گ گودڑی نال مقام میرا ایہو گرو نے قائم مقام کیتا
اقیموا الصلوٰۃ وچ قرآن پڑھ کے پھیر ایس دا ایں مقام لیتا
اٰتوا الزکوٰۃ جان قربان کیتی تاہیں جسم نوں یار ہیں خام کیتا
کرمی اپنے عیب نہ کدے ڈٹھے ایویں جگ جہان بدنام کیتا

Marfat.com
Marfat.com

ل لا کے دیکھ توں نال مولا جیہڑی شاہ منصور پریت لائی
سدا ایس مقام دے وچ ہوویں جس دے وچ نہ دوئی دویت کائی
چھوٹی دیکھ کے بھیں پکار دیویں وڈی ہوگ تاں منہ چوں آکھ مائی
کرمی جناں نوں عاشق پچھان بیٹھے اوہ علم دیوچ نے حرف ڈھائی

م مست رہواں سدا وصل اندر رہی لوڑ نہ ہن وصال دی اے
میں جمال اودا اوہ جمال میرا کراں گل ہن کیہڑے جمال دی اے
ایس راز نوں جاندے راز والے گل عشق دی اپنے خیال دی اے
کرمی روز کہندا چھڈ قال اڑیا گل فقر توں سکھ لے حال دی اے

ن نگ تیری وچ مندری دے پھریں جنگلاں وچ ویراگا ہوندا
جے کر رب رہندا تیتھوں دور کدھرے نَحْنُ اَقْرَبُ کیوں قرآن ہوندا
هُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ دے ہوکے رب دے تے کیوں نئیں ایس دے ول دھیان ہوندا
کرمی رب توں جدا جے توں ہوندا تیرا جگ تے نہ نشان ہوندا

و والی ہیں توں ملائکاں دا سجدہ دس کھاں کس کروایا ای
توں تاں بھل گیا اوس مقام تائیں جیہڑا شان تیری وچ آیا ای
اشرف المخلوقات دا دتا مقام تینوں پچھے لگ شیطان ونجایا ای
کرمی ہفت اقلیم دا تاج تینوں رب ہتھ دے نال پہنایا ای

Marfat.com
Marfat.com

ہ ہور کی دس ہن رہیا باقی ازل ابد دی گل مکا دتی
جیہڑی واسطے وچ جہان آیوں تیرے وچ تحقیق کرا دتی
ایہو بندگی سی جنوں لبھداسیں حرفاں تیاں دی بات سمجھا دتی
کرمی وچ وجود دے رب پا کے کٹے جان دی گل مکا دتی

ی یار نوں یار میں پا کے تے ہور دولتاں دلوں بھلا بیٹھا
رہی ہور نہ کسے دی لوڑ مینوں من لہُ المولیٰ فلہ الکل دی دیواں صدا بیٹھا
گل کیتی اے موافق آیتاں دے کسے نال نہیں جھگڑا پا بیٹھا
چوداں طبق تے رب عطا کیتے کرمی سینے دے وچ سما بیٹھا

Marfat.com
Marfat.com

سی حرفی دوم در مقام یکتا

الف اوکھڑا ایہہ میدان یارو ایتھے بہتیاں پھیر پڑے پا ڈیکھے
جیہڑے عرش نوں لبھدے پھرن لوکیں فقر پیراں دے ہیٹھ سجا بیٹھے
بے کرنس والے لسن نہیں دیندا ہونا وچ قرآن فرما بیٹھے
قالب قلب دی سبے تصدیق کردا گل کن توں اگاں لنگا بیٹھے
کیتا شروع کلام سی پھیر کرخی انبیاء سارے عبدوں آ بن بیٹھے
اوہناں انت نو پا مراد لینی ڈھوئی یار دے بوہے رما بیٹھے
کُن آکھناں پیا تے کیوں بھلا کیہڑی گل سی یار لوکا بیٹھے
فیکون تصدیق تے کُن دی اے ایویں لوک سنے دو بنا بیٹھے
اَنَا اَنتَ سی ہو کے میں دتے اَینَا کُنتُمْ وچ لکھا بیٹھے
اقیموا الصلوٰۃ صورت قائم کیتی اٰتوا الزکوٰۃ وچ ٹکا بیٹھے
اکمہ کھول کھاں کول ہے کون بیٹھا محمد آپ نے محفل سجا بیٹھے
جناں کیتی تصدیق فنا فی اللہ سوئی بھیت معروف دا پا بیٹھے
کرخی ہے معروف جہان سارے ڈنکا وچ جہان وجا بیٹھے
جیہڑا ویکھ والے اوہنوں دس پورے مکھ کہے توں نہیں چھپا بیٹھے
پہلے نبی بنیا پھر ولی بنیا محمد علی نے نام دھرا بیٹھے

کنوں کہاں جوائی تے کنوں سوہرا حقیقت وچ سنے دونویں بھرا بیٹھے
اَنَا مَدِیْنَۃُ الْعِلْمِ عَلِیٌّ بَابُھَا اسم جسم دا شک ہٹا بیٹھے
کیسی ہے شرح تینوں دس جانواں ہین بولدے نے آپ خدا بیٹھے
محل ایس نوں جاندے عشق والے بے وفا بیٹھے باوفا بیٹھے
کرنی اوناں دا کی حساب ہوناں گل دوئی دی جیہڑے مکا بیٹھے
ظاہر وچ اوہ پھرن کنگال ہو کے سینے وچ نے دولت دبا بیٹھے
جیہڑی گل نوں ترسدے پھرن عاشق چھٹے دیوندے فقر نگاہ بیٹھے
جیہڑی وحی نوں سمجھناں بہت مشکل فقرا دس نوں سمجھ لقا بیٹھے
رہیا ڈر نہ موت تے زندگی دا پہلے مرن توں موت لیا بیٹھے
عاشق سمجھ دا بھیت فنا فی اللہ ایسے واسطے پائی لقا بیٹھے
رب کول کی رب دے باجھ یارو ہوناں جگ دے وچ کھنڈا بیٹھے
عاشق ہو کے عشق نوں پا جانویں بار بار نے گل سمجھا بیٹھے
سودا الست دا ہتھوں نہ چھڈ بیٹھیں دلبر آکھدے سبھنے واہ ہو وا بیٹھے
جناں فقراں نال توں کریں دھوکے اصل وچ اوہو خیر خواہ بیٹھے
آجا اجے وی تینوں سمجھا دیواں کہندے کون سبھنے قالو بلیٰ بیٹھے
نقطے اک دی گل سی سمجھاں اوئے محرم یار نوں محرم بنا بیٹھے
صورت عاشقاں دی صورت رب دی اے اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ کرنی فرما بیٹھے

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ختمِ خواجگان

ختمِ خواجگان بعد از نمازِ مغرب جو سلسلہ عالیہ کا معمول ہے۔

سورۃ فاتحہ۔ پانچ بار ۔ درود شریف ۱۱ مرتبہ

سورۃ الم نشرح ۵ مرتبہ ۔ سورۃ اخلاص ۱۱ مرتبہ ۔ آیت کریمہ ۱۱ مرتبہ

درود شریف ۱۱ مرتبہ ۔ اس کے بعد تمام اسماء ۱۱-۱۱ مرتبہ پڑھنے

ہوں گے ۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔ نہیں کوئی معبود سوائے اللہ کے ۔

یَا اَللّٰهُ (اے اللہ) یَا عَزِیْزُ (اے پیارے)

یَا وَدُوْدُ (اے دوستی کرنے والے) یَا کَرِیْمُ (اے کرم کرنے والے)

یَا وَهَّابُ (اے بخشش کرنے والے) یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ (اے ہمیشہ زندہ اور قائم

رہنے والے) حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰى وَ نِعْمَ النَّصِیْرُ

(کافی ہے ہم کو اللہ تعالیٰ کیا ہی خوب کارساز ہے کیا ہی خوب آقا اور

کیا ہی خوب مددگار ہے ۔ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ (اے حاجتوں کو پورا کرنیوالے

یَا دَافِعَ الْبَلِیَّاتِ (اے مصیبتوں کے دور کرنے والے)

یَا حَلَّ الْمُشْكِلَاتِ (اے مشکلیں آسان کرنے والے)

یَا كَافِیَ الْمُهِمَّاتِ (اے مہمات میں کفایت کرنیوالے)

یَا شَافِیَ الْاَمْرَاضِ (اے بیماریوں سے صحت دینے والے)

Marfat.com
Marfat.com

يَا مُنَزِّلَ الْبَرَكَاتِ (اے برکتیں نازل فرمانے والے) يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ ط
(اے اسباب کو تیار کرنے والے) يَا رَافِعَ الدَّرَجَاتِ (اے درجات کو بلند کرنیوالے)
يَا مُجِيْبَ الدَّعْوَاتِ (اے فریادوں کو سننے والے)
يَا اَمَانَ الْخَائِفِيْنَ (اے خوفزدوں کو پناہ دینے والے)
يَا خَيْرَ النَّاصِرِيْنَ ط (اے بہترین مددگار)
يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ (اے حیرانوں کے راہنما)
يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنَا (اے فریادوں کو سننے
والے ہماری فریاد بھی سُن لے)
يَا مُفَرِّجَ الْمَحْزُوْنِيْنَ (اے غمزدوں کو خوش کرنے والے)
رَبِّ اِنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ (اے اللہ میں ہار گیا ہوں میری مدد فرما)
يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ۃ
اے اللہ اے مہربانی فرمانے والے، اے رحیم و شفقت فرمانے والے
اے سب مہربانوں سے زیادہ مہربانی والے
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ط
(پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور نہیں ہے کوئی
معبود اللہ کے سوا۔ اور اللہ بہت بڑا ہے اور نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت
مگر اللہ جو بلند اور عظمت والا ہے) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْنِیْ بِسِتْرِكَ الْجَمِيْلِ ط
(اے اللہ! مجھے اپنے خوبصورت پردے سے ڈھانپ لے) درود شریف ۱۱ مرتبہ۔

Marfat.com
Marfat.com

شجرہ شریف

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۝

اے نقشبندِ عالم نقشِ مرا ببند
نقشِ چناں ببند کہ گویند نقشبند

فضل کر یارب مرے حالِ زبوں پہ رحم کر
ڈال مجھ آلودۂ عصیاں پہ رحمت کی نظر

تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز
مجھ سراپا معصیت پہ کر درِ افضال باز

تجھ کو دیتا ہوں ترے جُود و سخا کا واسطہ
فضل کر رحمت کا، بخشش کا عطا کا واسطہ

تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں
اور ترے جُود و کرم کی انتہا کوئی نہیں

میں کہوں بے واسطہ کس مُنہ سے بخشش کیلئے
کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کیلئے

کر کرم ہم پہ محمد مصطفٰے کے واسطے
فخرِ موجودات شاہِ دوسرا کے واسطے

Marfat.com
Marfat.com

اُس رسولِؐ بے نظیر و بے بدل کا واسطہ
راز دارِ خلوتِ بزمِ ازل کا واسطہ
رحم فرما حضرتِ صدّیق اکبرؓ کے لئے
عاشق و دلدادۂ حسنِ پیمبر کے لئے
حضرتِ سلمانؓ فارس بے ریا کے واسطے
حضرتِ قاسمؓ امامِ اولیاء کے واسطے
کر امامِ جعفرِ صادقؓ کے صدقے میں عطا
تو نجاتِ دائمی کا مجھ کو دُرِّ بے بہا
بایزید و بوالحسنؒ اور بو علیؒ فارمدیؒ
یا الٰہی لاج رکھ لے ان کے صدقے میں مری
حشر کے دِن یوسفِ ہمدانوئیؒ کا ساتھ ہو
اِن کا دامانِ مقدّس اور میرا ہاتھ ہو
شاہ عبدالخالقؒ و شاہ عارفؒ ریواگری
خواجہ محمودِ عزیزاں صاحبِ خُلقِ نبیؐ
محترم باباسماسیؒ حضرت میر کلال
مرشدانِ باصفا روشن ضمیر و باکمال
صدرِ بزمِ نقشبنداں عارفِ اسرار ہو
محسنِ ملّت شہنشہ مظہرِ انوار ہو

Marfat.com
Marfat.com

جن کا ہے پہلا قدم ہر منتہی کا آخریں
شاہ بہاؤالدینؒ سخی بر ہمت او آفریں

یا الٰہی واسطے خواجہ علاؤالدینؒ کے
دینِ احمدؐ پر رہیں ثابت قدم مسکین کے

حضرت یعقوبؒ چرخیؒ اور عبید اللہؒ شاہ
حضرت خواجہ محمد زاہدؒ اپنے دین پناہ

اِن نفوس پاک کے صدقے میں اے ربِ الٰہ
دھو جبینِ معصیت آلود سے داغِ گناہ

بخش دے صدقے میں یارب خواجہ درویشؒ کے
خواجہ امکنگیؒ و خواجہ باقی باللہؒ کے لئے

یا الٰہی واسطہ لایا ہوں میں اس شاہ کا
رد نہیں تو نے کیا جن کا کبھی بھی واسطہ

وہ ترے محبوب کے محبوب بھی شیدا بھی ہیں
عشقِ احمد میں وہ فانی بھی ہیں اور باقی بھی ہیں

قطب حق قیوم ملت شیخ احمدؒ کے لئے
بخشدے یارب مجدد الف ثانیؒ کے لئے

عفو فرما سب خطائیں از پئے قیوم دیں
عروۃ الوثقیٰ مہر ہند شمس العارفیں

Marfat.com
Marfat.com

نقشبندِ ثانی حضرت حجۃ اللہؒ اور زبیرؒ
خواجۂ اشرفؒ جمال اللہؒ مردِ اہلِ خیر

حضرتِ عیسیٰ محمدؒ اور فیض اللہ شاہؒ
حضرتِ نورِ محمد اور فقیر بادشاہ

قبلۂ عالم جنابِ حافظ عبدالکریمؒ
حاملِ حکمِ شریعت صاحبِ خُلقِ عظیم

آشنائے سِرِّ حق دانائے رمزِ لاالٰہ
واقفِ راہِ حقیقت فقر کی جائے پناہ

رحمتِ حق نے بُلا کر لے لئے آغوش میں
جا رہے فردوسیوں کے عالمِ خموش میں

رحم فرما از طفیلِ ہادیٔ دینِ مُبین
صاحبِ نورِ بصیرت خواجۂ نواب الدینؒ

جن کا سینہ دولتِ توحید کا گنجینہ ہے
قلبِ صافی جن کا حسنِ طور کا آئینہ ہے

جن کی پیشانی کتاب اللہ کی تفسیر ہے
جن کے آئینِ خودی میں گرمیٔ شبیرؓ ہے

جان ہو میری تصدّق کیسا پیارا نام ہے
ہر طرف دُنیا میں جاری فیض جن کا عام ہے

Marfat.com
Marfat.com

حضرتِ خواجہ کرامت حسینؒ باصفا کا واسطہ
دین پر ثابت قدم رکھ مجھ کو اے میرے خدا
صدقہ اپنے اس حبیبِ پاک کے محبوب کا
دولتِ کونین سے کر سرفراز اے کبریا
حضرتِ خواجہ دوست محمدؒ ہادئ نور الہدیٰ
مل گیا صدقے میں جن کے شہنشاہِ دوسریٰ
روشنی دے دل مرے کو یا رشید الراشدین
از طفیل معروف کرخیؒ ہادئ نور الجبین
آفتابِ نقشبنداں باصفا روشن ضمیر
ناقصاں را پیر کاملِ کاملاں را دستگیر
اُن کے صدقے میں ہو عاجز دو جہاں میں سُرخرو
برقرار ان کی رہے دُنیا و دیں میں آبرو
یا الٰہی سب دُعائیں لطف سے مقبول ہوں
جب چلیں دُنیا سے تیری یاد میں مشغول ہوں

آمین

اَللّٰہُ ——— ھُوْ

Marfat.com
Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معرفتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زِدْ تَشَنِیا فِی لِجِیْرَانِ بِذِیْ سَلَمٍ وَهَامَ قَلْبِیْ لِذِکْرِ لُبْنَانِ وَالْعَلَمِ

زیادہ کر میرا شوق قبیلہ ذی مسلم کے پڑوسیوں کیلئے پریشان ہے میرا دل صاحب اختیار اور چوٹی کی یاد کے لئے

وَاَرْضَ طَیْبَةُ قَدْ زَادَ الْغَرَامُ بِهَا شَوْقًا اِلٰی صَاحِبِ الْاٰیَاتِ وَالْحِکَمِ ۝

اور ارض پاک کی خاطر میرا عشق زیادہ ہو رہا ہے تاکہ صاحب الآیات اور حکمتوں والے کی زیارت ہو

مُحَمَّدٌ خَیْرُ خَلْقِ اللّٰهِ کُلِّهِمِ مُحَمَّدٌ خَیْرُ مَنْ فِی الْعَالَمِیْنَ سَمِ

سیدی محمدؐ اللہ کی تمام مخلوقات سے اچھے ہیں سیدنا محمد تمام جہانوں سے اچھے ہیں

مُحَمَّدٌ کَامِلُ الْاَوْصَافِ مُرْتَفِعًا مُحَمَّدٌ قَدْرُهُ یَعْلُوْ عَلَی الْاُمَمِ

سیدنا محمد کامل صفتوں کے مالک ہیں آپ کی شان تمام امتوں اور لوگوں سے بڑی ہے۔

مُحَمَّدٌ جَاءَنَا بِالْحَقِّ یُرْشِدُنَا اَنْ لَیْسَ نَعْبُدُ اِلٰی بَارِ النَّسَمِ ،

سیدنا محمد حق اور سچ لیکر ہمیں ہدایت دینے آئے ہیں کیا ہم اب بھی خالق حقیقی کی عبادت نہ کریں گے

وَهُوَ الشَّفِیْعُ اِذَا طَالَ الْوُقُوْفُ غَدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَوْمَ الْاَرْضِ وَالنُّوَمِ ،

وہ ہمارے شفاعت کرنے والے ہیں جبکہ قیامت کے دن زمین و آسمان پریشان حالت میں کھڑے ہونگے

مَنْ مِّثْلُهُ وَضِیَاءُ النُّوْرِ یَعْرِفُهُ کَذٰلِکَ اللَّوْحُ یَعْرِفُهُ مَعَ الْقَلَمِ

تمام مخلوقات آپکے نور سے ایسے واقف ہے جیسے قلم تختی کو جانتی ہے (یعنی یہ تعارف لازم و ملزوم ہے)

وَالشَّمْسُ وَالْبَدْرُ مِنْ اَنْوَارِ طَلْعَتِهِ مَا رَاتِ الْخَیْرَ نُوْرٌ مِنْ جُمْلَةِ الْخَدَمِ

سورج اور چاند آپکے نور سے منور ہیں اور تمام کائنات آپکے نور سے ہی خوبصورت اور اچھی بنی ہے

Marfat.com
Marfat.com

وَالْعَرْشُ یَشْھَدُ وَالْکُرْسِی مُعْتَرِفًا بِاَنَّ نُوْرَھُمَا مِنْ نُوْرِ سَیِّدِ الْاُمَمِ

اور عرش وکرسی گواہ ہیں کہ وہ بھی سیّد الامم کے نور سے منوّر ہیں اور اعتراف کرتے ہیں

مُحَمَّدٌ رِیْقَهٗ یَشْفِیْعُ مِنَ السَّقَمِ

سیّدنا محمّد کے نام سے تمام امراض کی صحت ہو جاتی ہے

مُحَمَّدٌ جُھْرَۃً جَآءَ الْبَعِیْدَ لَهٗ مُسْلِمًا قَبْلَ الْکَفَیْنِ وَالْقَدَمِ

سیّدنا محمدؐ کی یاد ظاہری و باطنی ہر حالت میں قابل قبول ہے

لَوْلَاہُ مَا کَانَ شَمْسٌ وَّلَا قَمَرٌ وَلَا نَھَارٌ وَلَا لَیْلٌ بِمُحْتَلِمٍ

اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو سورج چاند دن اور رات بھی نہ ہوتے

لَوْلَاہُ مَا کَانَ فَرْضٌ وَلَا سُنَنٌ وَلَا صِیَامٌ وَلَا حَجٌّ اِلَی الْحَرَمِ

اگر آپؐ نہ ہوتے تو نہ فرض ہوتا نہ سُنّت، نہ روزہ اور نہ حج ہوتی

لَوْلَاہُ مَا کَانَتِ الدُّنْیَا بِاَجْمَعِھَا وَلَا نَبَاتٌ وَلَا شَیْئٌ مِنَ النِّعَمِ

اگر آپؐ کی ذات ظہور پذیر نہ ہوتی تو دُنیا کی کوئی سبز و خشک چیز نہ ہوتی

اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَتِ ھٰذَا النَّبِیِّ الْمَحْبُوْبِ مُحَمَّدٌ اَنْتَ رَزَقْنَا حُبَّهٗ وَمُتَابَعَتَهٗ وَشَوْقَهٗ

یَارَبِّ شَوِّقْنَا اِلٰی جَمَالِهٖ

یا الٰہی العالمین اپنے نبی محبوبؐ کے واسطے سے انکی محبّت تابعداری و شوق زیارت اور جمالِ علیہ کی زیارت نصیب فرما

یَارَبِّ اَوْصِلْنَا اِلٰی وِصَالِهٖ

یارب العالمین ہمیں محبوبؐ تک پہنچا دے

یَارَبِّ اَدْرِکْنَا اِلٰی نَسَالِهٖ

یارب کریم ہماری مدد فرما

Marfat.com
Marfat.com

اَنْتَ الْقَادِرُ عَلٰی ذَالِكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذَالِكَ اَغِثْنَا یَا سَیِّدِی

یا اللہ تو اس بات پر قادر ہے تو ہی قابلِ ستائش ہے اے میرے آقا میری فریاد سن لے

یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَرَسُوْلَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ بِرَحْمَتِكَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن

اے رسولوں کے سردار خاتم النبیین رسول رب العالمین تیری رحمت درکار ہے یا ارحم الراحمین

عَسٰی بِفَضْلِكَ اَنْ تَجْعَلَنَا غَدًا بِهَا خَیْرَ الْبَرِیَّةِ یَا ذُو الْجُوْدِ وَالْکَرَم

امید ہے کہ تیری رحمت سے کل ہم تمام لوگوں سے اچھے ہونگے۔ یاذاتِ کریم و رحیم

وَجَلَّ صَلَوٰتَكَ یَا مَوْلَایَ دَائِمَةً عَلَی الْحَبِیْبِ دَوَامَ اَشْهُرِ الْحُرُم

اے مولیٰ کریم اپنی رحمتیں اپنے حبیب پر ہمیشہ نازل فرما جب تک دنیا میں مہینوں کا شمار ہوتا ہے

ثُمَّ الصَّلوٰةُ عَلَی الْمُخْتَارِ مِنْ مُّضَرٍ وَمِنْ بَاكٍ وَمُبْتَسِمٍ

پھر درود و سلام ہو اُس محبوب پر تمام دُنیا کے قبائل سے اچھا اور محبوب رب العالمین ہے

اَنَّ مُسْتَجِیْرٌ بِكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس لئے اے رسول اللہ میں بھی آپکی محبت کا دعویدار ہوں

خُذْ بِیَدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا ہاتھ پکڑلیجیے (میری مدد کیجیے

از قلم

طالب کرخی صوفی الطاف حسین حالی

Marfat.com
Marfat.com

دُعاء

یا اللہ پاک اس ختم خواجگان دا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی خدمت دے وچ ہدیہ پیش کیتا جاندا ہے۔ آپ دی طفیل جمیع الانبیاء شہدائے صالحین نقشبندیہ، سہروردیہ، چشتیہ، قادریہ، اویسیہ خاندان دے بزرگاں دیاں روحاں نوں پہنچاویں۔ جمیع المؤمنین جمیع المؤمنات، جمیع المسلمین جمیع المسلمات جو مسلماں مرد و جن عورت ہو گزرے نے، جو ہین جو ہوون گے سب دیاں روحاں نوں پہنچاویں۔ یا اللہ اس دی برکت نال کُلی مشکلاں آسان فرمائیں۔ یا اللہ شر شیطان شر نفس، شر ظالماں تھیں محفوظ رکھیں۔ یا اللہ غیراں دے دروازے تھیں ہٹا کے اپنے ہی دروازے تے کھڑا رکھیں۔ یا اللہ جو دوست حاضر ہین، جو غائب ہیں ساریاں نوں اپنی نیک منزل مقصود تے پہنچائیں۔ یا اللہ! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام دی امت دی اصلاح فرمائیں۔ اے مولا کریم! اس بستی دے حال تے رحم فرمائیں۔ آپس دے وچ اتفاق اتحاد نصیب فرمائیں۔ یا اللہ پاک! جو دوست سفر رکھدے نیں دُعائیں کراندے نیں، فی اللہ خدمت کردے نیں اور جو دوست دُور دراز تھیں محض تیری رضا واسطے سفر کردے نیں۔ ساریاں نوں ظاہری باطنی مالا مال فرمائیں۔

اُنصُرنَا فَاِنَّکَ خَیرُ النّاصِرِینَ وَافتَح لَنَا

Marfat.com
Marfat.com

فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ ۔ وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ ۝ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ ۝ وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ ۝ وَاحْفِظْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ ۝ وَاهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ۝ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

آمِيْن

Marfat.com
Marfat.com

نماز قائم کرو!

اَقیمو الصلوٰۃ

صلوٰۃ: وصل۔ تعلق۔ رجوع۔ اذل۔ مراقبہ۔ ایک مقام سے دُوسرے میں انتقال۔ اصل کی طرف مُڑنا۔ خالق و مخلوق کی نسبت کا خیال میں لانا —— وغیرہ وغیرہ۔

قائم کرنا: مخلوق کا خالق میں غائب ہونا۔ صفت کا موصوف میں جا ملنا۔ موصوف کا وہ جانا صفت کا معدوم ہو جانا۔ مجازی تصور سے حقیقی تصور کا قائم کرنا وغیرہ وغیرہ ——

تعریف: اقیمو الصلوٰۃ کا امر عالمِ ارواح میں تھا۔ اتو زکوٰۃ کا لفظ عالمِ اجسام میں لگایا گیا۔ زکوٰۃ وجود کی نفی صلوٰۃ رُوح کو قائم کرنا ہے۔

نماز کا حکم ہر مذہب میں ہے: نماز اور زکوٰۃ کا حکم ہر پیغمبر اور ہر مذہب میں ہوا۔ لیکن ہر مذہب میں نماز ادا کرنے کا طریقہ الگ ہے۔ کسی نبی نے بیٹھ کر پڑھی، کسی نے کھڑے ہو کر کسی نے رکوع کی شکل میں، کسی نے سجود کی شکل میں کسی نے دائیں طرف تصور قائم کیا کسی نے بائیں طرف، کسی نے نیچے نظر جمائی کسی نے کانوں میں انگلیاں دے کر مراقبہ کیا۔ لہٰذا ہر مذہب اور عقیدہ میں نماز ادا کی گئی۔ کسی کو نماز معاف نہیں ہوئی اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور نہ ہی نماز کے بغیر انسان اُس

Marfat.com
Marfat.com

دنیا میں ایک لمحہ کے لئے زندہ رہ سکتا ہے۔ نماز ہر حالت میں اور ہر مذہب میں اور ہر جن و انس، چرند پرند درند جمادات نباتات، حیوانات کلہم چیز میں ادا ہو رہی ہے۔ تو کوئی شعور میں ادا کر رہا ہے اور کوئی لاشعور میں ادا کر رہا ہے۔ جیسے کہ ارشادِ خداوندی ہے:

كُلٌّ قَدْ عَلِمَ صَلَاتَهُ وَتَسْبِيحَهُ (۴۱/۲۴ نور)

ہر ایک تحقیق جانتا ہے نماز اس کی اور تسبیح اسکی۔ نماز سے مراد کہ نماز کیا ہے اور تسبیح سے مراد نماز کی ادائیگی کا طریقہ کہ قائم جس طریقے سے ادا کرنی ہے۔

طریقتِ محمدیؐ: محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پنجگانہ میں یہ ثابت کیا ہے کہ ہر حرکت و برکت میں نماز کا تصور قائم رہے۔ جیسے ارشادِ خداوندی ہے کہ اُٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے، چلتے پھرتے کروٹوں میں نماز قائم کرو۔ حضورؐ نے یہ عملی جامہ پہنا کر نمونہ پیش کیا ہے لہذا نمازِ پنجگانہ میں تمام انسانی حرکات شامل ہیں۔ اور ہر حرکت میں نماز کا تصور قائم رکھنا ضروری اور فرضِ عین ہے۔ جس میں کھڑے، بیٹھے، رکوع میں، سجود میں، تشہد میں، سلام پھیرتے وقت، بیٹھتے وقت، اُٹھتے وقت۔ اب غور کرو تو نماز کو صرف آپ اِسی مخصوص وقت پنجگانہ والے میں ہی نہیں قائم رکھ سکے بلکہ آپ اس وقت کے بعد بھی ہر حالت میں نماز کو قائم رکھ سکتے ہیں بلکہ رکھنا ضروری ہے۔ لیکن ہادی برحق کی اس فلسفانہ بات کو کروڑوں میں سے کوئی ایک مردِ قلندر ہی سمجھ سکتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر اپنے راہبر نبیؐ کی اس حقیقی خواہش کو پورا کر سکتا ہے۔ اور وہی اصل میں نمازی کہلانے کا مستحق ہے اور جو شخص اس مخصوص وقت میں ہی اللہ تعالیٰ مالکِ حقیقی کا

Marfat.com
Marfat.com

تھوڑا بہت خیال کرتا ہے اور وہ بھی یکسوئی اور توجہ الی اللہ سے نہ ہوتی۔ اس کی نماز مصداق اس آیت کے کہ تباہی و بربادی ہے۔ واسطے ان نمازیوں کے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ ماعون۔

یہ ہے نماز کی حقیقت: اب رہا طریقہ نماز کو قائم کرنے کا تو وہ یہ ہے نماز سے مراد اللہ وہ آیا نبیؐ کی صورت میں اور اب نبیؐ رہا مرشد کی صورت میں۔ اور ارشادِ خداوندی ہوا۔

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ط (پ۲۶ حجرات)

اور جانو یہ کہ بیچ تمہارے ہے رسول اللہ کا ط اور وہ شکل مرشد پہ ہے۔ اب تصورِ شیخ اپنے دِل میں قائم کرنا نماز کا قائم کرنا ہے۔ یہ طریقہ قائم کرنے کا ہے۔

نماز کا پڑھنا: فَاذْكُرُوْنِىْٓ اَذْكُرْكُمْ ○ پس تم ذکر کرو میرا، میں ذکر دا تمہارا۔ یہ پڑھنا ــــ یعنی نماز نے راہبر نے، خالق حقیقی نے، نبیؐ نے مُرشد نے جو ارشادات ذکر کی صُورت میں تلقین کئے ہیں ان کو دُھرانا مخلوق کا یا مُرید کا یا اُمت کا ان الفاظ کو جیسے فرمائے ادا کرنا نماز کا پڑھنا ہے۔ لہذا پڑھنا الفاظ کا ہے اور قائم کرنا صُورت کا ہے۔ جب نماز قائم ہو جائے تو الفاظ خود بخود ہی ادا ہوتے رہتے ہیں لیکن یہ ضروری نہیں کہ الفاظ کے ادا کرنے سے تصور بھی قائم ہو جائے۔ دونوں صورتوں میں نماز کا ادا کرنا ضروری ہے۔ مگر تصور کا طریقہ اہلِ تحقیق کے نزدیک افضل ہے۔ اور دَرجات میں بُلندی کا باعث ثابت ہوُا ہے۔

مقصد میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ اور اگر انسان ان تمام قربانیوں سے گریز کئے بغیر کوئی مقام حاصل کرنا چاہتا ہے تو یہ ناممکن ہے۔ کیونکہ آپ نے دنیا دی زندگی میں دیکھا ہے کہ معمولی سا مقام حاصل کرنے کے لئے کتنی دشوار گھاٹیوں

Marfat.com
Marfat.com

سے گزرنا پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر حصولِ پاکستان کے لئے محترم محمد علی جناح اور علامہ اقبال صاحبان نے جن مصائب کا سامنا کیا اور جو مشکلات اُٹھانی پڑی آپ تمام پر روزِ روشن کی طرح ہیں حالانکہ اگر حقیقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تحریر کوئی اتنا بڑا کارنامہ نہیں اور اس کام کو آپ کسی ولی یا نبیؐ کے کام پر فوقیت نہیں دے سکتے اور نہ ہی ان کے مراتب کو کسی اہل اللہ کے مقابل لا سکتے ہیں۔
جبکہ ان لوگوں نے بھی عوام کو ایک شعور بخشا جس کی یاد میں ان کے تاریخی دن جلسے جلوسوں کی شکل میں منائے جاتے ہیں۔ مگر اولیاء اللہ نے ان سے کہیں بڑھ کر مخلوقِ خدا کو شعور بخشا جس کا موازنہ ان سے کیا جائے تو بطورِ نمونہ مشت از خروارے کے مترادف ہوگا۔
مگر ان کی یاد میں ہر کہ دمہ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتا ہے اور یاد تازہ کرتا ہے ——— لیکن ان کے مقابلے میں اولیاء اللہ جنہوں نے بنی نوع انسان کو ایک ایسے وطن کی نشاندھی کی جو ہمیشہ کے لئے ان سے سلب نہیں ہو سکتا اور دین و دنیا کی قیود سے آزاد کرا کے داصلِ بحق کیا ان کی یاد یا تاریخی دِن پر یہ لوگ معترض ہیں اور بدعت کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ چند عاشقانِ رسول و اولیاء اللہ کے کوئی شخص اس کو اچھی نظر سے نہیں دیکھتا۔ ان لوگوں نے آج تک ایسی عظیم المرتبت ہستیوں کا فیصلہ نہ کیا کہ انہوں نے اس دنیا میں کیا سرانجام دیا ہے۔ اس دنیا میں کیا کیا ہے۔ اس بات کو غور سے سمجھو، اور اس کا فیصلہ اپنے دِلوں میں کر کے زمانے کو روشناس کرو تاکہ بھولی ہوئی مخلوق اپنی حقیقی راہ پر آجائے اور اپنے اصل مقصد تک پہنچ کر سکونِ دائمی حاصل کرے ——— الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون۔

Marfat.com
Marfat.com

محمد ﷺ

Marfat.com
Marfat.com

منقبت در شان حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر ؒ

ڈُنیا تے جنتاں کھُلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دِیاں
وُلیاں نے ڈیرے لائے نے پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں مار دِیاں

کھُلا رحمت دا دروازہ اے — اِیہدی بخشش بے اندازہ اے
ایہدا مرشد غریب نوازہ اے — کوئی حداں نہ انت شمار دِیاں!
دنیا تے جنتاں کھلیاں نے.....

جیہڑے پاک پتن وِچ آندے نے — اوہ دِلی مُراداں پاندے نے
جھٹ چوروں قطب ہو جاندے نے — ویکھ تجلّیاں اِس دربار دیاں
دنیا تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں

ایہہ وَلیاں دا سردار بابا — نالے دو جگ دا مختار بابا
ہر دُکھیئے دا غمخوار بابا — گلاں کردا اے بہت پیار دیاں
دُنیا تے جنتاں کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں

ایہدے روضے دی لاٹ نورانی اے — ایہدی صورت عین رحمانی اے
ایہدا ہونا لامکانی اے — ایہہ صفتاں نے رب غفّار دیاں
دنیا تے جنتا کھلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں

ایہدا لقب تاں گنج شکر دا اے — ایہہ شافی روز حشر دا اے
ایہدا تیر تاں تیر نظر دا اے — گلاں کرخی دے نروار دیاں
دنیا تے جنتاں کھُلیاں نے بابا گنج شکر سرکار دیاں
وُلیاں نے ڈیرے لائے نیں پیاں رحمتاں ٹھاٹھاں مار دیاں

بہترین لکھائی وچھپائی کا مرکز:- کلیم آرٹ پریس حسن پروانہ روڈ ملتان شریف

Marfat.com
Marfat.com